الفضل قادیان
ہفتہ میں تین بار
ایڈیٹر:- غلام نبی
The ALFAZL QADIAN.
تار کا پتہ الفضل قادیان
قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ... قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۲
نمبر ۹۸ | مورخہ ۲۴ فروری سنہ ۱۹۳۱ء | یوم شنبہ | مطابق ۵ شوال سنہ ۱۳۴۹ھ | جلد ۱۸




# جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کا شاندار استقبال

## مدینۃ المسیح

۱۸- فروری رمضان المبارک کے درس قرآن کے اختتام پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے رمضان کے متعلق تقریر فرمانے کے بعد آخری دو سورتوں کی مختصر تفسیر فرمائی۔ اور پھر ۲۵ منٹ تک ایک بہت بڑے مجمع کے ساتھ نہایت خشوع وخضوع سے دعا کی گئی۔ حضور کی یہ تقریر اگلے پرچہ میں درج کی جائیگی ؛

۲۰- فروری عید الفطر کی نماز حضور نے عیدگاہ میں پڑھائی۔ اور نہایت ہی پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔ عیدگاہ میں مردوں۔ عورتوں اور بچوں کا نہایت شاندار اجتماع تھا۔ دو بجے کے قریب حضور نے مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ پڑھا۔ اور نماز پڑھائی۔ خطبہ جمعہ بھی اپنے رنگ میں بے نظیر تھا۔ یہ دونوں خطبے انشاءاللہ بہت جلد شائع کئے جائیں گے ؛

لوکل انجمن احمدیہ قادیان جناب سید زین العابدین صاحب صدر کمیٹی کے زیر انتظام ضلع گورداسپور میں تبلیغ احمدیت کی سکیم مرتب کر رہی ہے۔ جس کے لئے بہت سے مقامی اصحاب نے اپنی خدمات پیش کی ہیں ؛

بمبئی ۱۹- فروری۔ آج جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب گیارہ بجے ایس ایس ... نامی جہاز سے ساحل بمبئی پر اُترے۔ جماعت احمدیہ بمبئی اور بعض دوسرے مسلمان اس موقعہ پر آپ کے خیر مقدم کے لئے موجود تھے۔ چودھری کرم الدین صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ نے تختہ جہاز پر بمعیت عرفانی صاحب پھولوں کے ہار پہنائے۔ اور جماعت کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ چودھری صاحب کے ہمراہ آپ کے برادر عزیز چودھری اسد اللہ خاں صاحب بیرسٹر ایٹ لا بھی ہیں ؛

گول میز کانفرنس کے نمائندہ کی حیثیت سے جو کام چودھری صاحب نے کیا ہے۔ اس کے متعلق مبارکباد دینے پر انہوں نے فرمایا۔ میں نے خدا کے فضل اور توفیق سے اپنے ملک وملت کی خدمت کا جو موقعہ پایا ہے۔ اسے ضائع نہیں ہونے دیا۔ میں نے اخبارات میں رپورٹیں بھیجنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ میرا نصب العین قیام لنڈن میں اسی فرض کا ادا کرنا رہا۔ جس کے لئے میں گیا تھا۔ اور جس کی مجھ سے ملک وملت کو توقع تھی۔ میں اپنے ضمیر میں ایک اطمینان پاتا ہوں۔ کہ میں نے ادائیگی فرض کے کسی موقعہ کو ہاتھ سے نہیں دیا ؛

چودھری صاحب کانفرنس کے نتائج کے متعلق امید افزا خیالات رکھتے ہیں۔ اور ملک وملت کی ہر خدمت کے لئے آمادہ رہنا اپنا فرض سمجھتے ہیں ؛

چودھری صاحب فرنٹیر میل سے پنجاب روانہ ہوگئے۔ پلیٹ فارم پر انجمن احمدیہ کے ارکان اور دوسرے احباب ان کی مشایعت کے لئے موجود تھے۔

دہلی ۲۱ فروری گول میز کانفرنس میں پنجاب کے نمائندے جناب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب جب کل دہلی ریلوے اسٹیشن سے

گزرے۔ تو آپ کا نہایت پُرجوش استقبال کیا گیا۔ آپ کی آمد سے قبل ایک بہت بڑا ہجوم سٹیشن پر منتظر تھا۔ جس نے پُرزور تالیوں اور اللہ اکبر کے نعروں سے آپ کا خیر مقدم کیا۔ آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ اور کانفرنس میں شاندار کامیابی پر مبارکباد دی گئی۔ گاڑی کی روانگی پر پھر اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے گئے ؛

# اخبار احمدیہ

## جماعت احمدیہ جھیو کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ جھیو کا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹ / ۳-۳۱ ا بروز ہفتہ و اتوار موضع جھیو چک ۱۱ع میں ہونا قرار پایا ہے۔ تمام گردونواح کے احمدی احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ تشریف لاکر مشکور فرمائیں۔ مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری اور مولوی محمد یار صاحب تشریف لائیں گے۔ خاکسار محمد اکرم خاں پریذیڈنٹ

## مردم شماری کے متعلق ضروری اعلان

گشتی چٹھی نظارت امور عامہ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۳۱ء میں تمام جماعتوں کو ہدایت دی گئی ہے۔ کہ اگر عملہ مردم شماری مذہب کے علاوہ فرقہ لکھنے سے انکار کرے۔ تو مذہب کے خانہ میں صرف لفظ احمدی لکھایا جائے۔ لیکن اس پر عمل کرنے سے خطرہ ہے۔ کہ عام مسلمانوں کی نسبت آبادی پر بُرا اثر پڑے گا۔ اس لئے اس ہدایت کو منسوخ کیا جاتا ہے۔ جس جگہ فرقہ نہ لکھا جائے۔ وہاں صرف مسلمان لکھا یا جائے ؛

ناظر امور عامہ قادیان

# مردم شماری کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ضروری اعلان

## ہر ایک احمدی یاد رکھے اور دوسروں کو اطلاع دے

۱۔ پہلی مردم شماری ہو چکی ہے۔ دوسرا اور آخری دن ۲۶ فروری ۱۹۳۱ء ہے ؛

۲۔ مردم شماری کرنے والے سُستی یا شرارت سے فرقہ نہیں لکھا کرتے ؛

۳۔ ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وُہ دیکھ لے۔ کہ اُس کے اور دُوسرے احمدیوں کے نام کے سامنے کے خانہ میں احمدی لکھا ہے ؛

۴۔ ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ دیکھے۔ اس کے اور دُوسرے احمدیوں کے سب مرد۔ عورت۔ بچوں کے نام لکھے گئے ہیں۔ اور کوئی نام باقی نہیں رہا اور سب کے سامنے احمدی لکھا گیا ہے ؛

۵ ایک نام بھی اگر آپ کے شہر یا علاقہ میں آپ کی غفلت کی وجہ سے رہ جائیگا تو آپ جماعت سے دشمنی کرنے والے ٹھہرینگے۔ کیونکہ اس سے جماعت کی سبکی ہوگی ؛

۶۔ ہر ایک جگہ مردم شماری کرنے والے لوگوں کے ساتھ احمدیوں کو خود شامل رہ کر نگرانی کرنی چاہیئے ؛

۷۔ مردم شماری کے دن کو چھٹی کا دن سمجھیں۔ اور سب کام چھوڑ کر اس کام کو کریں ؛

۸۔ ہندو لوگ ہمیشہ مردم شماری میں مسلمانوں کو کم کر کے دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہر احمدی کا یہ فرض ہے۔ کہ وُہ اس نقص کا بھی خیال رکھے۔ اور دیکھے۔ کہ سب مسلمان خواہ کسی فرقہ کے ہیں۔ ان کی مردم شماری پُوری طرح ہو جاتی ہے۔ اور ایک مسلمان بچہ بھی خواہ ایک دن کا پیدا ہوا ہو۔ باقی نہیں رہ جاتا ؛

۹۔ ہر ایک احمدی کو چاہیئے۔ کہ میرے اس اعلان کو اپنے اردگرد کی جماعتوں تک پہونچا دے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ کسی جگہ کی جماعت جہاں اخبار نہ جاتا ہو۔ اس سے بے خبر رہے ؛

۱۰۔ ہر ایک احمدی کو چاہیئے۔ کہ ان لوگوں کو جو دل میں احمدیت کو قبول کر چکے ہوں۔ مگر ڈر کر ظاہر نہ کرتے ہوں۔ سمجھائے۔ کہ اس موقعہ پر اپنے آپ کو احمدی لکھوا دیں۔ تا خدا تعالےٰ کے سامنے ایک شہادت تو ان کے دل کی تبدیلی پر ہو ؛

۱۱۔ پچھلی دفعہ بعض جگہ سینکڑوں کی جماعت درج ہونے سے رہ گئی تھی۔ اب کے ایسا نہ ہو ؛

۱۲۔ سب جماعتوں کو چاہیئے۔ فوراً اجلاس کر کے ہر محلہ اور ہر گلی کے لئے آدمی مقرر کر دیں۔ جو پہلے خود مکمل فہرست تیار کر لیں۔ اور پھر ساتھ رہ کر مردم شماری کے وقت دیکھ لیں۔ کہ سب احمدیوں کی پُوری طرح مردم شماری ہو گئی ہے ؛

خاکسار مرزا محمود احمد

## درخواست ہائے دعا

۱۔ میری روحانی اور دنیاوی مشکلات دور ہونے کے لئے دُعا کی جائے۔ خاکسار محمد فضل الٰہی سیالکوٹ

۲۔ ان دنوں میں سخت ابتلا میں ہوں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنا رحم کرے۔ خاکسار تجمل حسین از بلاوالے

۳۔ میں مختلف پریشانیوں میں مبتلا رہوں۔ احباب سلسلہ دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنا فضل کرے خاکسار رفعدار محمد عبدالرحمٰن دہلی

۴۔ عزیز مسٹر محمد زبیر صاحب احمدی نمائندہ سیاسی جماعت احمدیہ یو۔ پی ساکن پل جھاؤلال لکھنؤ کو یکم جنوری ۱۹۳۱ء سے پھر بخار اور کھانسی کی شکایت ہے۔ اور خیال ہے۔ کہ کہیں اُسی مرض دق کے اثرات نہ ہوں۔ اس لئے بزرگان جماعت خاص طور پر عزیز مذکور کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں کریں۔ خاکسار محمد عثمان رحمت منزل لکھنؤ

۵۔ سکرٹری انجمن احمدیہ بریلی ۱۶ دسمبر ۱۹۳۰ء سے علیل ہیں۔

۶۔ احباب صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار محمد یونس بریلی

۶۔ میری لڑکی تین ماہ سے بیمار ہے دعائے صحت کی جائے۔ شیخ عبدالغنی چیف گڈز کلرک شاہدرہ

۷۔ مجیٹھہ ضلع امرتسر میں نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ لوگ بہت تنگ کرتے ہیں۔ اور طرح طرح کی تکالیف پہونچا رہے ہیں۔ احباب درد دل سے اپنے بھائیوں کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عبدالحق احمدی ؛

... کے ساتھ بعوض مبلغ چارصد روپیہ مہر قرار پایا۔ میں نے اس نکاح کا اعلان کیا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ جانبین کے لئے بابرکت کرے خاکسار غلام محمد ...

۲۔ ۲۹ دسمبر ۱۹۳۰ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے عاجز کی لڑکی امۃ الرحمٰن کا نکاح مرزا جان عالم بیگ صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی ضلع لاہور سے مبلغ نو صد مہر پر پڑھا۔ خاکسار مرزا نذیر علی احمدی قادیان

۳۔ حافظ مبین الحق صاحب ابن محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان کا نکاح مسماۃ فرحت بی بی دختر پیرجی عبدالرشید صاحب احمدی ڈیرہ غازی خاں سے بالعوض مہر مبلغ پانچسو روپیہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲ جنوری ۱۹۳۱ء کو پڑھا خاکسار عبدالجبار قادیان۔

۴۔ جمعدار کرم داد خاں صاحب قادیان کا نکاح بعوض تین سو روپیہ مہر حاکم بی بی صاحبہ بنت محمد عالم صاحب ساکن لالہ موسیٰ سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ...

## احمدیہ صنعتی نمائش بر موقعہ مجلس مشاورت ۱۹۳۱ء

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ گذشتہ سال کی طرح امسال بھی مجلس مشاورت کے موقعہ پر احمدیہ صنعتی نمائش کا انتظام کیا جائیگا۔ مولوی مصباح الدین صاحب کو منتظم نمائش مقرر کیا گیا ہے۔ نمائش میں حصہ لینے والے دوست مولوی صاحب موصوف کے پتہ پر اشیاء ارسال فرمائیں۔ اور نمائش کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ سہولت انتظام کی خاطر بہتر ہوگا۔ اگر احباب جلد سے جلد اشیاء بھیج دیں۔ خاکسار پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی قادیان

## اعلان نکاح

عزیز عبدالغنی ولد میاں فضل دین صاحب احمدی ساکن گوجرانوالہ کا نکاح سکینہ بی بی بنت میاں قمرالدین صاحب ساکن گوجرانوالہ

## تبلیغی سکرٹری صاحبان توجہ فرمائیں

میں نے تبلیغی سکرٹریوں کے لئے ایک لائحہ عمل اس سال کے لئے چھپوا کر ۱۸ فروری کو اُن سکرٹری صاحبان کے نام روانہ کر دیا ہے جن کے نام میرے دفتر میں موجود ہیں۔ اگر کسی تبلیغی سکرٹری صاحب کو یہ اعلان پڑھنے تک وُہ لائحہ عمل نہ ملا ہو۔ تو مجھے فوراً اطلاع دیں تا کہ روانہ کر دیا جائے۔ اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں ؛

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۹۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ فروری سنہ ۱۹۳۱ء | جلد ۱۸

# جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت اشتعال انگیز شرارت

## حکومت پنجاب کی توجہ کے قابل

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۳۰ء کے موقعہ پر جبکہ نہ صرف ہندوستان کے ہر ایک علاقہ کے کئی ہزار افراد مرکز سلسلہ میں جمع تھے۔ بلکہ بیرون ہند سے بھی احمدیہ جماعتوں کے نمائندے آئے ہوئے تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے سلسلہ احمدیہ کے خلاف مخالفین کی شرارتوں کا حوالہ دیتے ہوئے لاہور کے ایک رسالہ "تائید الاسلام" کا بھی ذکر فرمایا تھا۔ یوں تو اس ننگ اسلام رسالہ نے اپنے ہر ایک پرچہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی جماعت احمدیہ کی ذات والاصفات پر نہایت ہی ناپاک اور دلآزار حملے کرنا اپنی اشاعت کا واحد مقصد قرار دے رکھا ہے۔ لیکن جولائی سنہ ۱۹۳۰ء کے پرچہ میں تو اس نے فحش کلامی اور بدزبانی کو انتہا تک پہونچا دیا اور اس قدر بکواس کی ہے۔ کہ جسے کوئی شریف انسان سُن بھی نہیں سکتا۔ اس پرچہ کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا:-

"گورنمنٹ نے جب یہ قانون بنایا ہوا ہے۔ کہ مذہبی پیشواؤں پر ناپاک حملے کرنے والوں کو گرفت کی جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم گورنمنٹ سے اس رسالہ کے متعلق اس قانون کے استعمال کرنے کا مطالبہ نہ کریں۔ جس حق کو گورنمنٹ خود تسلیم کرتی ہے۔ ہمارا حق ہے کہ ہم اس کا مطالبہ کریں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ ساری جماعت اس بات پر متفق ہوگی۔ کہ گورنمنٹ سے مطالبہ کیا جائے۔ کہ اس قانون سے کام لے۔ یا پھر اسے منسوخ کر دے۔ لیکن جب تک یہ قانون موجود ہے۔ اس وقت تک ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ ہمارے امام کو دوسرے فرقوں کے پیشواؤں سے کم درجہ دے۔ اور آپ کے متعلق اپنا قانون استعمال نہ کرے"

اس پر کئی ہزار نمائندگان جماعت احمدیہ نے متفقہ طور پر کہا۔ کہ ہم گورنمنٹ سے اس قانون کو کام میں لانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں گورنمنٹ پنجاب کا فرض تھا۔ کہ اس کے متعلق مؤثر کارروائی کرتی لیکن نہایت رنج اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ گورنمنٹ نے تاحال کوئی ایسی قانونی کارروائی نہیں کی۔ اور وہ اپنے تمام ذرائع معلومات کے باوجود یہ معلوم نہیں کر سکی۔ کہ اس رسالہ کی وجہ سے ایک ایسی جماعت کی جو تمام دُنیا میں پھیلی ہوئی ہے جس کی تعداد لاکھوں تک پہونچی ہوئی ہے۔ اور جس میں ہر طبقہ اور ہر درجہ کے نہایت معزز افراد شامل ہیں۔ کس قدر دل آزاری ہوئی ہے:۔

ہم نہیں سمجھتے۔ حکومت پنجاب۔ جماعت احمدیہ کے متعلق اس درجہ ناواقف ہو سکتی ہے۔ کہ اس وقت تک اسے اتنا بھی معلوم نہ ہو کہ بانی سلسلہ کا جماعت احمدیہ کے نزدیک کیا درجہ ہے۔ اور دُنیا کے وہ لاکھوں انسان جو احمدی کہلاتے ہیں۔ اپنے ہادی اور پیشوا کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے ہیں۔ یقیناً وہ جانتی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ بانی سلسلہ کو خدا تعالےٰ کا مقدس نبی اور برگزیدہ یقین کرتی ہے۔ اور آپ کی ویسی ہی عزت و توقیر سمجھتی ہے۔ جیسی دوسرے مذاہب کے لوگ ان مقدس ہستیوں کی یقین کرتے ہیں۔ جن کے متعلق ان کا یہ عقیدہ ہے کہ انہیں خدا تعالےٰ نے دنیا کی ہدایت اور روحانی رہنمائی کے لئے مبعوث کیا۔ اندریں حالات حکومت کا فرض ہے۔ کہ مذہبی پیشواؤں کی ہتک اور ان کے پیرؤوں کی دل آزاری کرنے کے متعلق اس نے جو قانون بنا رکھا ہے۔ اس کا استعمال ان فتنہ انگیز لوگوں کے متعلق بھی کرے جو جماعت احمدیہ کے بانی اور مقدس پیشوا کی شان میں ناپاک اور گندی افترپردازیاں کر کے کئی لاکھ کی جماعت میں اشتعال پیدا کریں ہم گورنمنٹ سے اپنے لئے کسی خاص رعایت کا مطالبہ نہیں کر رہے۔ بلکہ اس کے اپنے نافذ کردہ قانون سے کام لینے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ یا تو اس قانون کو منسوخ کر دے۔ یا پھر اسی طرح ہمارے پیشوا کی ہتک اور تذلیل کرنے والوں کے متعلق بھی اس کا اجراء کرے جس طرح اور دوں کے مذہبی پیشواؤں پر ناپاک حملے کرنے والوں کے متعلق کرتی ہے:۔

نہایت ہی افسوسناک بات ہے۔ کہ جب تک کوئی شرارت ایک عام ہل چل۔ وسیع اضطراب اور بے چینی نہیں پیدا کر دیتی۔ اور جن لوگوں کے خلاف اس کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ وہ شور نہیں برپا کر دیتے۔ اس وقت تک گورنمنٹ کے انتظامی صیغہ جات اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ خواہ وہ شرارت بذاتہٖ کتنی ناپاک اور کیسی دل آزار کیوں نہ ہو۔ جماعت احمدیہ ایک طرف تو قانون کا احترام کرتی ہوئی حتی الامکان حکومت کے متعلق کسی قسم کی بے چینی پیدا کرنے سے احتراز کرتی ہے۔ اور دوسری طرف بڑی سے بڑی تکلیف دہ اور دل آزار شرارت کے انسداد کے متعلق مرکز کی طرف اس کی نظر ہوتی ہے۔ ورنہ مذکورہ بالا شرارت انگیز رسالہ ایک عرصہ سے جس قسم کی مسلسل فتنہ پردازی کا ارتکاب کر رہا۔ اور خاص کر جولائی سنہ ۱۹۳۰ء کے پرچہ میں اس نے جس قدر کمینگی کا اظہار کیا ہے۔ اس کی وجہ سے تمام جماعت احمدیہ اس زور کے ساتھ آواز بلند کر سکتی تھی۔ کہ حکومت کے لئے اس طرح خموش بیٹھے رہنا ناممکن ہو جاتا۔ جس طرح اس وقت تک اس نے خموشی اختیار کر رکھی ہے۔ اور وہ آج سے بہت عرصہ قبل اس طرف متوجہ ہو چکی ہوتی۔ اب بھی ہم نہیں چاہتے۔ کہ حکومت جو پہلے ہی نہایت نازک حالات میں سے گذر رہی ہے۔ ناگوار حالات کی منتظر رہے۔ اور ایک ایسا فتنہ جو اس کی بہت معمولی سی توجہ سے فرو ہو سکتا ہے۔ اس کا ارتکاب کرنے والوں سے قانون کی پابندی نہ کرائے:۔

جماعت احمدیہ خود جس قدر دوسرے لوگوں کے مذہبی جذبات اور احساسات کا خیال رکھتی ہے۔ وہ گورنمنٹ سے پوشیدہ نہیں۔ باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ کو مذہبی میدان میں چوطرفہ مدافعت کرنی پڑتی ہے اور باوجود اس کے مخالفین از راہ شرارت اس [illegible] نازک مذہبی احساسات پر نہایت شرمناک اور مشتعل کر دینے والے حملے کرتے رہتے ہیں۔ پھر بھی سلسلہ کی ساری تاریخ میں حکومت کو کبھی ایک دفعہ بھی اس بات کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ کہ کوئی تعزیری کارروائی کرے۔ اس سے بھی بڑھ کر دوسروں کے احساسات کی نگہداشت کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ ایک ایسی مثال قائم کر چکے ہیں۔ جس کی نظیر کسی اور جگہ نہیں مل سکتی۔ اور وہ یہ کہ کچھ عرصہ ہوا۔ جماعت احمدیہ کے ایک فرد نے اپنے طور پر سکھوں کے متعلق ایک کتاب شائع کی۔ اس کی نسبت جب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کو یہ معلوم ہوا۔ کہ اس میں بعض فقرات ایسے ہیں جو سکھوں کے لئے ناگوار ہو سکتے ہیں۔ تو آپ نے اس کتاب کی ضبطی کا حکم نافذ فرما دیا۔ اس کے جس قدر نسخے فروخت ہو چکے تھے۔ ان کے تلف کر دینے کا اعلان کر دیا۔ اور آئندہ کے لئے حکم دے دیا۔ کہ کوئی احمدی اپنی کوئی تصنیف اس وقت تک شائع کرنے کا مجاز نہیں۔ جب تک مرکزی صیغہ تالیف و تصنیف سے اسکی اشاعت کی منظوری نہ حاصل کر لے:۔

جب جماعت احمدیہ دوسروں کے احساسات کی اس درجہ نگہداشت کرنے کی پابند ہے۔ تو وہ خود بھی حق رکھتی ہے۔ کہ اس کے مذہبی احساسات کا بھی احترام کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی شخص بغض اور کینہ سے اندھا ہو کر اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ اور اس حد تک بڑھ جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے پیشوا کی مقدس ذات پر نہایت اشتعال انگیز حملے کرنا شروع کر دیتا ہے۔ تو حکومت کا

فرض ہے۔ کہ اس کی گوشمالی کرے۔ اور اسے فتنہ پھیلانے کا موقعہ نہ دے اسی لحاظ سے ہم رسالہ "تائید الاسلام" کے لکھنے اور شائع کرنے والوں کے متعلق حکومت سے اس کے فرض کی ادائگی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس رسالہ کا اس وقت تک کا رویہ نہایت دل آزار اور اشتعال انگیز ہے۔ اور وُہ روز بروز بدزبانی اور بدکلامی میں بڑھ رہا ہے جس سے ظاہر ہے۔ کہ کسی معمولی کارروائی کی اسے کوئی پرواہ نہیں۔ اور جب تک حکومت کی طرف سے کوئی مؤثر کارروائی نہ کی جائے گی۔ وُہ اپنی شرارت سے باز نہ آئے گا۔ پس حکومت کا فرض ہے۔ کہ جلد سے جلد متوجہ ہو۔ اور اسکی فتنہ پردازی کے خلاف قانونی قدم اُٹھائے۔

## قابلِ توجہ پنجاب یونیورسٹی

گذشتہ سال باوجود اس کے کہ پنجاب یونی ورسٹی کا مولوی فاضل کا امتحان بے حد سخت تھا۔ اور صرف بارہ لڑکے اس میں کامیاب ہوسکے تھے۔ جامعہ احمدیہ قادیان کے ایک طالب علم عطاءالرحمٰن نے سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے۔ اور اول نمبر پر پاس ہُوا پنجاب یونیورسٹی کے اس امتحان میں اول نمبر پر پاس ہونے والے طالب علم کو ایک تمغہ صاحبزادہ محمد عبداللہ خان بہادر فیروز جنگ سی۔ ایس۔ آئی آف ٹونک کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ اور ایک وظیفہ بیس روپے ماہوار کا دو سال کے لئے ریاست بہاولپور کی طرف سے جاری ہے۔ جامعہ احمدیہ کے طالب علم عطاءالرحمٰن کو اول نمبر پر پاس ہونے کی وجہ سے تمغہ تو حاصل ہوگیا۔ لیکن نہایت ہی تعجب کا مقام ہے۔ کہ وظیفہ جو ایسے ہوشیار اور قابل طالب علم کے لئے آئندہ تعلیمی ترقی میں ممد اور معاون ہوسکتا ہے اور جس کی غرض ہی یہ ہے۔ کہ مولوی فاضل کے امتحان میں امتیازی طور پر پاس ہونے والے طالب علم کے لئے مزید علمی ترقی کا موجب ہو۔ پنجاب یونی ورسٹی نے حسب ضابطہ عطاءالرحمٰن کو نہیں دیا۔ حالانکہ اس کے لئے اس نے رجسٹرار صاحب پنجاب یونی ورسٹی کی خدمت میں اپنی درخواست بھی بھیجدی تھی۔ بلکہ اس کی بجائے کسی اور غیر مستحق لڑکے کو دے دیا گیا ہے۔ اس حق تلفی کے متعلق ناظر صاحب تعلیم وتربیت قادیان نے یونی ورسٹی کو توجہ دلائی۔ مگر اس کا بھی کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

اب معلوم ہُوا ہے۔ یونی ورسٹی نے یہ عذر تراشا ہے۔ کہ عطاءالرحمٰن چونکہ کالج میں داخل نہیں ہُوا۔ اس لئے اسے وظیفہ کا مستحق نہیں قرار دیا گیا۔ اگر یہ درست ہے۔ تو اور بھی تعجب کی بات ہے، جب عطاءالرحمٰن نے اپنے استحقاق کی بنا پر وظیفہ کا مطالبہ کیا تھا تو اسے بتانا چاہئے تھا۔ کہ وظیفہ حاصل کرنے کے لئے فلاں کالج میں داخل ہونا ضروری ہے کیونکہ کیلنڈر میں اشارہ تک نہیں۔ کہ فلاں کالج میں داخل ہونے پر وظیفہ مل سکتا ہے۔ اور جب درخواست بھیجی جاتی ہے تو یہ بتایا نہیں جاتا۔ اور وظیفہ کسی غیر مستحق کو دے دیا جاتا ہے۔

ہم اس صریح حق تلفی اور بے انصافی کی طرف رجسٹرار صاحب پنجاب یونی ورسٹی کی توجہ مبذول کراتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اول نمبر پر پاس ہونے کا وظیفہ عطاءالرحمٰن کو دیا جائے۔ جو اپنی قابلیت اور یونی ورسٹی کی تصدیق سے اپنے آپ کو اس کا مستحق ثابت کرچکا ہے۔ اس کے متعلق جو ضروری امور ہوں۔ اُن کی تعمیل کرنے کے لئے وُہ تیار ہے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے۔ کہ اسے کسی امر کی اطلاع نہ دی جائے اور پھر خود بخود سمجھ لیا جائے۔ کہ فلاں شرط جس کا کیلنڈر میں کوئی ذکر نہیں۔ چونکہ پوری نہیں کی گئی۔ اس لئے وظیفہ نہیں دیا جاسکتا۔

## اچھوت اقوام پر سکھوں کے مظالم

گذشتہ پرچہ میں پنجاب کے بعض مقامات پر مردم شماری کے سلسلہ میں ان مظالم کا کسی قدر ذکر کیا جاچکا ہے۔ جو ہندوؤں اور سکھوں کی طرف سے اچھوت اقوام پر کئے جارہے ہیں۔ اور جن کی غرض یہ ہے۔ کہ ان اقوام کے لوگ اپنے آپ کو آدھرمی نہ لکھائیں۔ بلکہ جہاں سکھوں کو غلبہ حاصل ہے۔ وہاں سکھ اور جہاں ہندوؤں کو طاقت حاصل ہے۔ وہاں ہندو لکھائیں۔

اس امر کی اطلاعات جب قادیان پہنچیں۔ جن میں اچھوت اقوام کی مظلومیت اور ستم زدگی کے نہایت رُوح فرسا حالات کا ذکر تھا اور ان سے مخلصی دلانے کی درخواست کی گئی تھی۔ تو گو وُہ بھی ذمہ وار لوگوں کی بھیجی ہوئی تھیں۔ تاہم نظارت دعوت وتبلیغ قادیان نے اپنے ایک مبلغ ملک محمد الطاف خاں صاحب کو تصدیق حالات کے لئے ان مقامات پر بھیجا جنہوں نے موقعہ پر حالات کی تحقیقات کرنے کے بعد ننکانہ ضلع شیخو پورہ کے متعلق لکھا ہے۔ واقعی ۲۰ فروری کو اکالیوں نے آدھرمیوں کا جلسہ زبردستی درہم برہم کردیا۔ کئی ایک کو زدوکوب کیا۔ اور متواتر کئی دنوں تک طرح طرح کے مظالم کئے۔ تاحال یہ خطرہ قائم ہے۔ مبلغ مذکور نے ضلع لائل پور کے متعلق بھی اسی قسم کے حالات تحریر کئے ہیں۔ ملک صاحب ایک طرف تو ذمہ وار حکام کو توجہ دلا رہے ہیں۔ کہ اچھوت اقوام پر جو مظالم ہو رہے ہیں۔ اور انہیں سکھ لکھانے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ اسے روکیں۔ اور دوسری طرف مقامی مسلمانوں کو ان کی امداد کرنے کی تحریک کر رہے ہیں۔ ان کی تحریر سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ شیخ فضل الٰہی صاحب تحصیلدار ننکانہ اور خواجہ عباداللہ صاحب اختر تحصیلدار جڑانوالہ اس بارے میں پُوری فرض شناسی سے کام لے رہے ہیں۔ اور شمار کنندگان کو تاکید کر رہے ہیں۔ کہ کسی قسم کے جبر اور دباؤ کے ماتحت اچھوت اقوام کے متعلق اندراج نہ کریں۔ بلکہ جو کچھ وُہ اپنی مرضی سے لکھانا چاہیں۔ وہی لکھیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے اچھوت اقوام کے سرکردہ لوگوں کو یہ اطمینان دلانے کے لئے کہدیا ہے۔ کہ جہاں ان پر تشدد ہو۔ اور ان کی مرضی کے خلاف کوئی اندراج کیا جائے۔ اس کی فوراً اطلاع دیں۔ تاکہ انسداد کیا جائے۔ دیگر مقامات کے سرکاری افسروں کو بھی خواہ وُہ ہندو ہوں۔ یا سکھ۔ اس بارے میں اپنے فرائض محسوس کرنے چاہئیں۔

## آریوں کی ویدوں کے متعلق غفلت

آریہ سماج باوجود یہ سمجھنے کے کہ "ستیارتھ پرکاش" غلطیوں اور فروگذاشتوں سے مبرا نہیں۔ اس وقت تک ہندوستان کی قریباً نو مختلف زبانوں کے علاوہ انگریزی میں بھی ترجمہ کرچکی ہے۔ اور اب جرمنی میں اس نے اس کا ترجمہ شائع کیا ہے۔

اس کے متعلق سوال یہ ہے۔ کہ جب آریوں کے نزدیک سوامی دیانند ویدک گیان کو دنیا میں پھیلانے کے لئے آئے۔ اور آریہ سماج کا دعوے ہے۔ کہ "ستیارتھ پرکاش" ان علمی وروحانی ذخائر کی ایک معمولی سی جھلک ہے۔ جو ویدوں میں بھرے پڑے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ "ستیارتھ پرکاش" کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنے کے لئے تو آریہ سماج اس قدر کوشش کر رہی ہے، لیکن باوجود پیہم اور متواتر مطالبوں کے ویدوں کے علمی ذخائر سے اہل علم کو مستفید اور بہرہ اندوز کرنے کی طرف متوجہ نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی مستقبل قریب میں متوجہ ہونے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے۔ ان حالات میں ہم یہ ماننے پر مجبور ہیں۔ کہ یا تو ویدوں کے اندر عقلی وعلمی علوم نہیں۔ بلکہ یہ صرف ایسی باتوں کا مجموعہ ہیں جنہیں اس علم وتہذیب کے زمانہ میں ظاہر کرتے ہوئے آریہ سماج شرم محسوس کرتی ہے۔ یا پھر یہ کہ آریہ سماج کو ویدوں سے کوئی عقیدت نہیں صرف عام ہندوؤں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے ویدوں کے متعلق زبانی عقیدت اور وابستگی کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے۔

## ریاست کشمیر میں قبول اسلام پر سزا

ہندو ریاستوں نے اسلام قبول کرنے والوں کے لئے جس قدر مشکلات اور رکاوٹیں پیدا کر رکھی ہیں۔ ان کی تازہ مثال معاصر انقلاب (۱۳ فروری) نے پیش کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ ریاست جموں کی تحصیل اودھم پور کے ایک موضع کا ایک بہت بڑا زمیندار جب مسلمان ہُوا۔ تو تحصیلدار نے کاغذات مال سے اس کا نام خارج کردیا۔ اور نومسلم کے بھائی نے ریاست کے ہندو حکام کی امداد سے اسے اراضی مکانات اور اثاث البیت تک سے بے دخل کردیا۔ اس کے خلاف چارہ جوئی کیگئی۔ لیکن عدالت مختار نے اسے کہدیا۔ کہ اگر شدھ ہوجاؤ۔ تو جائداد مل سکتی ہے۔ ورنہ نہیں۔ چونکہ یہ بات اسے منظور نہ تھی اس لئے اس کا دعوے اس بنا پر خارج کر دیا گیا۔ کہ ریاست میں شاستر کا یہ قانون رائج ہے۔ کہ اگر کوئی ہندو مذہب تبدیل کرے۔ تو اس کی جائداد ضبط کرلی جائے۔

ہم نہیں سمجھتے جس ریاست کے حکمران کا یہ اعلان ہو۔ کہ گو میں ہندو قوم سے ہوں لیکن میرا مذہب انصاف ہے۔ اور میں ہندو مسلم رعایا کو ایک نظر سے دیکھتا ہوں اس کی حکومت میں ایسا غیر منصفانہ بلکہ ظالمانہ قانون اس وقت تک کیونکر قابل عمل ہوسکتا ہے۔ مذہب ایک ایسی چیز ہے۔ جس میں ہر ایک انسان کو کامل آزاد ہونے کا حق حاصل ہے۔ اور جو قانون اس میں دست اندازی کرتا ہے۔ وُہ قطعاً قائم رکھنے کے قابل نہیں ہے۔

# خدا اور رسول کے حکم پر گورنمنٹ کے حکم کو مقدّم کرنے کا بہتان

خدا تعالیٰ غیر مبایعین کو ہدایت دے۔ یہ لوگ جب ہمارے خلاف جھوٹ بولنے پر آتے ہیں۔ تو پھر اونچ نیچ نہیں دیکھتے۔ پچھلے دنوں ان کے "سہ روزہ آرگن" "پیغام صلح" نے بے تحاشہ ہم پر یہ الزام لگانا شروع کر دیا۔ کہ "قادیانی جماعت کے افراد گورنمنٹ برطانیہ کے محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی میں خدمات انجام دینا مذہبی فرائض میں سے ایک نہایت ہی مقدس فریضہ سمجھتے ہیں" "یہ لوگ صلیب کے پرستاروں کی محبت میں کس قدر مرے جاتے ہیں۔ اور انہیں اپنا مالک و رازق سمجھ کر محض دنیوی فوائد کی غرض سے کیا کیا عہد باندھ رہے ہیں" وغیرہ وغیرہ لیکن جب ہم نے بار بار چیلنج دیا۔ اور لکھا۔ کہ

"پیغام کو ہم کھلا چیلنج دے چکے ہیں۔ کہ گورنمنٹ کے جاسوس ہونے اور اس کی طرف سے کار خاص پر مقرر ہونے کے ثبوت میں اس کے پاس جو کچھ ہے پیش کرے۔ اور اس میں ایک منٹ کی بھی دیر نہ کرے۔ وہ ابھی تک خواہ مخواہ بیہودہ دھمکیاں دیتا چلا جا رہا ہے۔ کہ یہ کر دیا جائیگا۔ وہ کر دیا جائیگا ہم کہتے ہیں۔ اگر کچھ کر سکتے ہو۔ تو کر کیوں نہیں دیتے۔ دیر کیوں لگا رہے ہو لیکن اگر کچھ کر نہیں سکتے۔ تو گیدڑ بھبکیوں سے کیا فائدہ۔ مرد ہو۔ تو میدان میں آؤ۔ ورنہ اتنے لمبے چوڑے دعوے کرنے کے بعد کوئی ثبوت نہ پیش کر سکنے کی وجہ سے چلو پانی میں ڈوب مرو"

تو "پیغام صلح" کو یہ چیلنج منظور کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔

## جھوٹ کی آڑ لینے کی کوشش

اب جبکہ ان لوگوں کے گورنمنٹ۔ سے اہم مربعے زمین بطور انعام حاصل کرنے پر یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی۔ کہ جو الزام ان کی طرف سے ہم پر لگایا جاتا تھا۔ اس کے اصل مصداق خود وہی ہیں۔ جو صلیب کے پرستاروں کو اپنا مالک و رازق سمجھ کر محض دنیوی فوائد کی غرض سے ان کے لئے کار خاص سر انجام دینے کے عہد باندھ رہے ہیں تو اس طرف سے لوگوں کی توجہ ہٹانے کے لئے انہوں نے ایک ایسے جھوٹ کی آڑ لینی ضروری سمجھی ہے۔ جسے گو ایک آدھ بار پہلے بھی وہ پیش کر چکے ہیں۔ لیکن اب اسے خاص انداز سے بیان کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ اہم مربعوں کو اپنا حق ثابت کرنے کا سارا دار و مدار اسی پر رکھ دیا ہے۔ اور کہدیا ہے۔ کہ اس جھوٹ کے سچ ہونیکے بعد اہم مربعے حاصل کرنے کی وجہ بتانی جائیگی۔ اس جھوٹ کی قلعی اگرچہ ہم ایک گزشتہ مضمون میں کھول چکے ہیں۔ لیکن اب اس پر مزید روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔

## "پیغام" کا افترا

"پیغام صلح" کا بیان ہے۔

"میاں صاحب نے گورنمنٹ کو خدا اور اس کے رسول سے بڑھ کر رتبہ دیا۔ اور فرمایا۔ کہ گو خدا اور اس کے رسول کا حکم ہے۔ کہ ڈاڑھی رکھو لیکن اگر گورنمنٹ نیم حکم بھی دے دے۔ کہ ڈاڑھیاں منڈا دو تو یہ نیم حکم خدا اور اس کے رسول کے حکم پر مقدم ہوگا"

"پیغام صلح" کا یہ بیان سراسر جھوٹ اور محض بہتان ہے جیسا کہ ہم ایک گزشتہ مضمون میں ثابت کر چکے ہیں۔ بات صرف اتنی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں اپنی جماعت کے نوجوانوں کو ڈاڑھی رکھنے اور والدین کو اپنے لڑکوں سے اس اسلامی شعار کی پابندی کرانے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا

"سوائے ان صورتوں کے کہ گورنمنٹ کے کسی حکم یا نیم حکم سے ڈاڑھی پر کوئی پابندی عائد ہو جائے۔ سب کو ڈاڑھی رکھنی چاہیئے۔ اس صورت میں ڈاڑھی نہ رکھنے کی اجازت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ سرکاری ملازمتوں کے لحاظ سے بھی ہمیں جماعت کو کمزور نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ مگر یہ ایسی ہی صورت ہے۔ جیسے بیماری کی حالت میں شراب کا استعمال جائز ہے۔ اسلئے اس حالت والے کو چھوڑ کر باقی سب کو ڈاڑھی رکھنی چاہیئے۔ اور اپنے بچوں کی بھی نگرانی کرنی چاہیئے۔ کہ وہ شعائر اسلامی کی پابندی کرنے والے ہوں۔ اور اگر وہ نہ مانیں۔ تو ان کا خرچ بند کر دیا جائے۔" (الفضل ۹ر اکتوبر ۱۹۲۷ء)

## ڈاڑھی رکھنے کی تاکید

کوئی صحیح الدماغ انسان ان الفاظ سے یہ نتیجہ نہیں نکال سکتا۔ کہ "میاں صاحب نے گورنمنٹ کو خدا اور اس کے رسول سے بڑھ کر رتبہ دیا۔ اور فرمایا۔ کہ گو خدا اور اس کے رسول کا حکم ہے۔ کہ ڈاڑھی رکھو۔ لیکن اگر گورنمنٹ نیم حکم بھی دیدے۔ کہ ڈاڑھیاں منڈا دو۔ تو یہ نیم حکم خدا اور اس کے رسول کے سالم حکم پر مقدم ہوگا"

کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جہاں اپنی جماعت کے لوگوں کو ڈاڑھی رکھنے کی سخت تاکید کی۔ اور یہاں تک فرمایا۔ کہ جو لڑکے اس اسلامی شعار کی پابندی نہ کریں۔ ان کے والدین انہیں خرچ دینا بند کر دیں۔ وہاں گورنمنٹ کے کسی ایسے حکم یا نیم حکم کی مجبوری کی صورت میں جس کی وجہ سے اعلیٰ ملازمتوں میں داخل ہونا محال ہو مستثنےٰ رکھا۔ لیکن اسے ایسی ہی صورت قرار دیا۔ جیسے بیماری کی حالت میں شراب کا استعمال کرنا۔ اب اگر غیر مبایعین بیماری کی حالت میں شراب کا استعمال جائز ہونے سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے لئے ہر حالت میں شراب پینا جائز ہے۔ تو پھر یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ "میاں صاحب نے گورنمنٹ کے نیم حکم کو خدا اور اس کے رسول کے حکم پر مقدم" کر دیا۔ لیکن اگر شراب کا استعمال صرف بیماری کی مجبوری میں جائز ہو سکتا ہے۔ اور اس صورت میں کسی حکیم یا ڈاکٹر کا شراب کے استعمال کی اجازت دینا۔ خدا اور اس کے رسول کے حکم پر اپنا حکم مقدم کرنا نہیں کہلا سکتا۔ تو پھر اعلےٰ ملازمت نہ مل سکنے کی مجبوری میں ڈاڑھی نہ رکھنا۔ کیونکر "خدا اور اس کے رسول کے سالم حکم پر مقدم" کہا جا سکتا ہے۔

## ڈاڑھی منڈے غیر مبایع

"پیغام صلح" اس بات کو قطعاً نظر انداز کرتا ہوا۔ اس قدر طیش دکھا رہا ہے۔ کہ گویا مجبوری کی حالت میں بھی ڈاڑھی نہ رکھنا۔ اس کے نزدیک ناقابل معافی جرم ہے۔ اور خدا اور اس کے رسول کا یہ اتنا بڑا حکم ہے۔ جس میں کوئی بڑی سے بڑی مجبوری بھی استثنا نہیں پیدا کر سکتی۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں کیا غیر مبایعین میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو ڈاڑھی منڈاتا ہو۔ اگر ایک نہ دو۔ بلکہ بیسیوں ہیں۔ تو آج تک "پیغام" اور اس کے "حضرت امیر" نے خدا اور اس کے رسول کے اس حکم پر اپنی مرضی اور منشا کو مقدم کرنے کی وجہ سے ان کے خلاف کیا تعزیر جاری کی۔ کیا آج تک کبھی ایک دفعہ بھی "حضرت امیر" کو ان کے خلاف آواز اٹھانے کی جرأت ہوئی۔ کیا کبھی انہوں نے ڈاڑھی منڈانے والے لڑکوں کے والدین سے یہ کہا۔ کہ اگر تمہارے لڑکے ڈاڑھی نہ رکھیں۔ تو ان کا خرچ بند کر دیا جائے۔ اگر کبھی نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو پھر ایک مجبوری کی صورت کے سوا ڈاڑھی رکھنے کی بے حد تاکید کرنے اور ڈاڑھی نہ رکھنے والے لڑکوں کا خرچ بند کر دینے کے لئے کہنے والے "میاں صاحب" کے خلاف یہ شور مچانا۔ کہ "یہ جاسوسی اور کار خاص سے بھی ایک مرتبہ آگے ہے۔ کیونکہ یہ خدا کی بجائے حکومت کی پرستش ہے۔" حد درجہ کی بے حیائی نہیں تو اور کیا ہے۔

## خدا کی بجائے حکومت کی پرستش

دراصل جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ یہ سارا زور اس لئے لگایا جا رہا ہے۔ کہ اپنی "جاسوسی اور کار خاص" کو جس کے صلہ میں اہم مربعے حکومت سے حاصل کئے گئے ہیں۔ جائز ثابت کیا جائے۔ لیکن این خیال است و محال است و جنون۔ اگر کسی مجبوری کی صورت میں ڈاڑھی نہ رکھ سکنا۔ "خدا کی بجائے حکومت کی پرستش ہے" تو غیر مبایعین میں سے وہ لوگ جو محض حکمران طبقہ کی تقلید میں ڈاڑھیاں منڈاتے ہیں۔ اور جنہیں ایک لفظ کہنے کی بھی آج تک ان کے "حضرت امیر" نے کبھی جرأت نہیں کی سب سے بڑھ کر خدا کی بجائے حکومت کی پرستش کرنے والے ہیں

## ڈاڑھی نہ رکھنے والوں کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا فیصلہ

کس قدر شرم کا مقام ہے۔ کہ خدا کی بجائے حکومت کی پرستش کا الزام ان لوگوں کی طرف سے لگایا جا رہا ہے۔ جن کے قریب سے قریب رشتہ دار اور عزیز خود ڈاڑھیاں منڈواتے اور بغیر کسی عذر کے منڈواتے ہیں۔ اور ان کے خلاف لگایا جا رہا ہے۔ جو ہمیشہ ڈاڑھی رکھنے کی تلقین کرتے اور اس پر زور دیتے چلے آ رہے ہیں۔ حتیٰ کہ ۱۹۲۷ء کی مجلس مشاورت میں نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے جب ڈاڑھی رکھنے کا معاملہ پیش ہوا۔ تو نمائندگان جماعت کی آراء سننے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ فیصلہ فرمایا۔ کہ

(۱) کسی ڈاڑھی منڈوانے والے کو مجلس مشاورت کی نمائندگی کے لئے منتخب نہ کیا جائے

(۲) کسی ایسے شخص کو کوئی مرکزی یا مقامی عہدہ نہ دیا جائے

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۷ء صفحہ ۱۷۰)

کیا غیر مبایعین نے آج تک ان لوگوں کے لئے جو ان میں سے ڈاڑھیاں منڈواتے ہیں۔ کوئی اس قسم کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر نہیں۔ تو پھر کس منہ سے ہمارے مقابلہ میں آتے ہیں

## فیصلہ کے احترام میں ایک عزیز سے قطع تعلق

مذکورہ بالا فیصلہ کا احترام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہاں تک ملحوظ خاطر رکھا۔ کہ اپنے ایک نہایت ہی عزیز سے جنہوں نے کنگ کمیشن کے لئے نام دیا ہوا تھا۔ محض اس لئے قطع تعلق کر لیا۔ کہ اس کی ڈاڑھی منڈی ہوئی تھی۔ اس سے اس عزیز کو بے حد صدمہ ہوا۔ اور اس نے حضور کی خدمت میں لکھا۔ کہ اگر آپ فرمائیں۔ تو میں ملازمت سے استعفےٰ دیدوں۔ ورنہ اس ملازمت کے لئے ڈاڑھی منڈوانا ضروری ہے۔ ان کے علاوہ جماعت کے اور بھی کئی ایک نوجوانوں کے متعلق حضور کو علم تھا۔ کہ انہیں کنگ کمیشن کے لئے محض اس لئے نہ لیا گیا کہ انہوں نے ڈاڑھی رکھی ہوئی تھی۔

## فیصلہ میں استثنا کی ضرورت

ان حالات میں حضور نے اس معاملہ کو پھر مجلس مشاورت میں پیش فرمایا۔ اس غرض سے نہیں۔ کہ مجلس کے مشورہ سے اعلیٰ سرکاری ملازمتوں کی خاطر شریعت کے اس حکم کو جو ڈاڑھی رکھنے کے متعلق ہے۔ توڑ دیا جائے بلکہ محض اس لئے کہ ۱۹۲۷ء کی مجلس مشاورت میں ڈاڑھی نہ رکھنے والوں کے لئے جو دو فیصلے ہوئے تھے۔ وہ ان لوگوں پر عائد کئے جائیں۔ یا نہ جنہیں سرکاری ملازمتوں کی وجہ سے ڈاڑھی منڈوانے پر مجبور ہونا پڑے۔

چنانچہ حضور نے اس معاملہ کو پیش کرتے ہوئے فرمایا۔

”یہ فیصلہ کرنا ہے کہ آیا ایسی تمام ملازمتیں چھوڑ دی جائیں جن میں ڈاڑھی منڈانی پڑتی ہے۔ یا ملازمتوں کی اہمیت کو مدنظر رکھنا ضروری ہے اور جب تک اس بارے میں سہولت نہ پیدا ہو۔ اس فیصلہ کے نفاذ کو جو ڈاڑھی کے متعلق ہو چکا ہے۔ ان کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔ جو ایسی ملازمتیں اختیار کریں۔ ڈاڑھی کے جواز یا عدم جواز کا تعلق ہم سے نہیں نہ مجھ سے نہ کسی اور سے۔ یہ شریعت کا کام ہے۔ ہم سے صرف اس بات کا تعلق ہے۔ کہ جو فیصلہ مجلس مشاورت کے مشورہ سے ڈاڑھی منڈوانے والوں کے متعلق ہو چکا ہے۔ اس کا نفاذ فلاں کے متعلق کیا جائے۔ یا نہ کیا جائے۔ پس اس وقت یہ فیصلہ کرنا ہے۔ کہ ایسی ملازمتوں کو چھوڑ دیں۔ یا ان پر اس فیصلہ کا نفاذ نہ کیا جائے۔ جن کے متعلق اس بارے میں ملازمت کرنے کی صورت میں وہ سختی اور سختی کی جاتی ہو“

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۰۱-۱۰۲)

آخر اس بارے میں یہ تجویز منظور ہوئی۔ کہ ”جو مشکلات اس وقت پیش آتی ہیں۔ ان کو خلیفۂ وقت کے سامنے پیش کر کے فیصلہ حاصل کیا جائے۔ پھر اگر کسی کو خلیفۂ وقت مستثنےٰ قرار دے۔ تو اس کے متعلق وہ تعزیر جاری نہ کی جائے۔ جو پہلے طے ہو چکی ہے“ (صفحہ ۱۰۶)

## کس بات سے مستثنےٰ کیا گیا

ان اقتباسات سے ایک معمولی عقل و سمجھ کا انسان بھی اچھی طرح معلوم کر سکتا ہے۔ کہ باوجود ان مشکلات اور تکالیف کے جو اعلیٰ ملازمتوں میں ڈاڑھی رکھنے کی وجہ سے پیش آتی ہیں۔ اور جن کی وجہ سے کسی قوم کی ترقی میں بہت بڑی روک پیدا ہو سکتی ہے۔ کس قدر ڈاڑھی کا احترام مدنظر رکھا گیا ہے۔ اور جس بات سے مستثنےٰ قرار دیا گیا ہے۔ وہ حکم شریعت نہیں۔ بلکہ محض وہ تعزیر ہے۔ جو ۱۹۲۷ء کی مجلس مشاورت میں خود حضور نے مقرر کی تھی۔ اسی کی طرف ۳۱ر اکتوبر ۱۹۳۰ء کے خطبہ میں اشارہ کیا گیا۔ یعنی ایسے ہی لوگوں کی اجازت کا ذکر کیا گیا۔ جنہیں گورنمنٹ کے کسی حکم یا نیم حکم کی وجہ سے ڈاڑھی نہ رکھنے پر مجلس مشاورت کی نمایندگی یا مرکزی یا مقامی عہدہ سے محروم ہونا پڑا تھا۔

## حکومت کی عائد کردہ مجبوریوں کے متعلق حضرت مسیح موعود کا فیصلہ

اس قسم کی مجبوریوں کے متعلق جو حکومت کی طرف سے عائد ہوتی ہوں۔ ہمارے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے استثنا کے فیصلے موجود ہیں۔ مثلاً حدیث میں آتا ہے۔ کہ سود لینے دینے والا۔ اور سود کے متعلق شہادت دینے والا۔ سب پر خدا کی لعنت ہو مگر باوجود اس کے مسلمان مجسٹریٹ سودی لین دین کے فیصلے کرتے ہیں مجسٹریٹ مجبور کر کے نہیں بنائے جاتے۔ مگر باوجود اس کے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھا گیا۔ کہ اس حالت میں کیا کرنا چاہیئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ ملکی قانون کے مطابق فیصلے کرو۔ ڈاڑھی منڈوانے والے کے متعلق تو لعنت کا لفظ نہیں بولا گیا۔ لیکن سود میں کسی طرح حصہ لینے والے کے لئے لعنت کا لفظ آیا ہے۔ مگر باوجود اس کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایسی ملازمت کی اجازت دی۔ اسی طرح شراب اسلام میں ناجائز ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس محکمہ میں ملازمت کرنے کی اجازت دی۔ پھر بنکوں کے سود کے کام کے متعلق فتویٰ پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کرو

پس ان مثالوں کی موجودگی میں۔ ایسے محکموں کے متعلق جہاں ڈاڑھی کی وجہ سے ملازمتوں میں روکاوٹ پیدا ہوتی ہو۔ یہ فیصلہ کرنا کہ حالات پیش کر کے اجازت حاصل کی جائے۔ کوئی ایسا فیصلہ نہیں جس کے خلاف کسی کو زبان دراز کرنے کا حق ہو خاص کر ان لوگوں کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہوں لیکن مصیبت یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کی نگاہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کوئی وقعت نہیں رہی۔ اس وجہ سے جو کچھ ان کے منہ میں آتا ہے۔ کہتے چلے جاتے ہیں۔ اور اس میں یہاں تک بے باکی سے کام لیتے ہیں۔ کہ اپنے طریق عمل کو بھی نظر انداز کر دیتے ہیں۔

اعلیٰ ملازمتوں کے متعلق ڈاڑھی رکھنے سے جو مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان سے ہمارے غیر مبایع دوست بھی ناواقف نہیں ہم پوچھتے ہیں۔ ان میں سے جو ایک آدھ امپیریل سروس میں ہیں۔ کیا وہ ڈاڑھیاں رکھتے ہیں۔ اگر نہیں۔ تو قابل غور سوال یہ ہے۔ کہ جو لوگ بطور خود ڈاڑھیاں منڈواتے ہیں۔ وہ خدا کی بجائے حکومت کی پرستش کرنے میں بڑھے ہوئے ہیں۔ یا وہ جو اپنی مشکلات پیش کر کے خلیفۂ وقت سے حضور کی مقرر کردہ تعزیر سے اپنے آپ کو مستثنےٰ کرائیں۔

## غیر مبایعین کے مبلغین کی احکام شریعت سے لاپرواہی

پھر یہ تو مشکلات پیش آنے اور انہیں ناقابل حل ثابت کرنے والوں کی حالت ہے۔ لیکن ہم تو دیکھتے ہیں۔ غیر مبایعین ایسی باتوں میں بھی خدا اور اس کے رسول کے احکام کی کوئی پرواہ نہیں کر رہے۔ جن میں کسی قسم کی مشکلات حائل نہیں۔ مثلاً ان کے مبلغ ولایت میں جھٹکہ کا گوشت استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ وہاں ذبیحہ کا انتظام ہو سکتا ہے۔ اسی طرح ان کے مبلغ عورتوں سے مصافحہ کرتے ہیں بحالیکہ حدیث میں صاف طور پر آیا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیر محرم عورت سے ہاتھ ملانے سے انکار کیا۔ اس میں تو سرکاری چھوڑ کر نیم سرکاری حکم بھی کوئی نہیں لیکن انکے مبلغ کہلانے والے لوگ اپنے حکمرانوں کی تقلید میں ان پر عمل کرتے ہوئے۔ خدا اور اس کے رسول کے حکم کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ یہ ہے وہ صورت جس کے متعلق صحیح طور پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ ”یہ جاسوسی اور کار خاص سے بھی ایک مرتبہ آگے ہے۔ کیونکہ یہ خدا کی بجائے حکومت کی پرستش ہے“۔ اور اس کے مرتکب بھی غیر مبایع ہی ہو رہے ہیں۔

فی الحال ہم پیغام صلح سے ”جاسوسی اور کار خاص سے بھی ایک مرتبہ آگے“ والے معاملہ کے متعلق کچھ نہیں دریافت کرنا چاہتے۔ وہ مہربانی کر کے۔ ”جاسوسی اور کار خاص“ کے متعلق ہی بتلائے۔ کہ گورنمنٹ کی طرف سے ۱۴ مربعے غیر مبایعین کی ان خدمات کا پورا معاوضہ ہیں۔ یا نہیں جنہیں وہ محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی۔ میں سرانجام دیتے رہے ہیں اور صلیب کے پرستاروں کو اپنا مالک و رازق سمجھ کر محض دنیوی فوائد کی غرض سے جو عہد انہوں نے باندھے۔ ان کا تسلی بخش معاوضہ مل گیا ہے۔ یا ابھی کچھ کسر باقی ہے ؛

## غیر مبایعین کو کن شرائط پر مربعے ملے

ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ غیر مبایعین نے حکومت سے ۱۴ مربعے خاص شرائط کے ماتحت حاصل کئے ہیں۔ اور ان میں ایسی شرائط بھی انہوں نے بخوشی تسلیم کی ہیں۔ جو ان کے متعلق حیرت انگیز انکشاف کرنے والی ہیں۔ کیا غیر مبایعین وہ شرائط شائع کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر نہیں۔ تو کیوں۔

# "پیغام صلح" کی "ایک اور خفیہ چٹھی" کی حقیقت

## غیر مبایعین کی شرمناک جاسوسی

"پیغام صلح" بجائے اس کے کہ گورنمنٹ سے اہم مرتبے انعام حاصل ہونے کے متعلق ہمارے اس مطالبہ کا جواب دے۔ کہ یہ غیر مبایعین کو کن سابقہ خدمات کے صلہ میں ملے ہیں اور انہوں نے آئندہ کیلئے حکومت سے کیا وعدے کئے ہیں۔ اِدھر اُدھر کی باتیں پیش کرکے ٹال مٹول کر رہا ہے۔ اسی سلسلہ میں اس نے دیگر مذبوحی حرکات کی طرح اپنے ۱۸ فروری کے پرچہ میں خصوصیت کے ساتھ اعلان کرنے کے بعد ۱۱ فروری کے "پیغام" میں چند فقرات نقل کئے ہیں۔ جنہیں "محمودیوں کی جاسوسی اور کارخاص کے متعلق ایک اور خفیہ چٹھی کی نقل" بتایا ہے "پیغام" کی پیش کردہ ساری عبارت ہم اس لئے درج ذیل کرتے ہیں کہ تا ناظرین اندازہ لگا سکیں۔ یہ لوگ کس طرح عقل و سمجھ سے عاری ہو کر ہمارے خلاف غلط نتائج اخذ کرنے میں کمال رکھتے ہیں۔ اور پھر ایسی باتیں پبلک میں پیش کرتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے:۔

"پیغام" نے جو "خفیہ چٹھی" شائع کی ہے۔ وہ اسی کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"خدمات خاندان کے متعلق مختصر نوٹ:۔ (۱) کمترین کے بزرگ ابتدائی عملداری انگلشیہ میں وفادار گورنمنٹ انگلشیہ رہے۔ بصلہ خدمات اراضی عطا ہوئی۔ ملاحظہ ہو۔ پٹہ مثل معافی از دفتر ہوشیارپور۔ ردیف ۲۶۴ ۔ تاریخ فیصلہ اجلاس مسٹر برکس صاحب ڈی۔ سی ہوشیارپور ۱۰-۷-۱۸۶۷ء

(۲) کمترین کے والد کی خدمات:۔ ا۔ اکالی موومنٹ میں ببر اکالیوں قتل پر آمادہ رہے۔ اشتہار قتل لگائے۔ حفاظت جان کے لئے لائسنس اسلحہ عطا ہوا۔ (ب) جنگ عظیم میں بھرتی میں مدد دی (ج) تحریک عدم تعاون میں بحیثیت ممبر ڈسٹرکٹ لیگ مقابلہ کیا۔ (د) کارخاص میں ڈائریاں دیتا رہا۔ اور لیکچر زخلاف موجودہ کانگرس دیتا رہا۔ ملاحظہ ہوں ڈائریاں و رُوداد اجلاس از دفتر صاحب ڈی۔ سی ہوشیارپور (ہ) محکمہ پولیس میں آنریری کام کیا۔ ملاحظہ ہو۔ ڈائری پولیس گڑھ شنکر مورخہ ۲ دس (و) بحیثیت پریذیڈنٹ وسکرٹری سوسائٹیز آنریری خدمات کرتا رہا سرٹیفکیٹ جملہ خدمات لف ہیں (۳) کمترین کے دادا نے بھی خدمات سوسائٹیز آبکاری کیں۔ (۴) درخواست کے ساتھ ۳۶ کاپی شامل ہیں"۔

یہ سطور جس رنگ میں پیش کی گئی ہیں۔ اس کے لحاظ سے تین احتمال ہو سکتے ہیں۔ اول یہ کہ یہ بالکل بناوٹی اور مصنوعی ہیں۔ جو محض دھوکہ دہی کے لئے شائع کی گئی ہیں۔ کیونکہ ان میں نہ تو شروع سے لیکر آخر تک کوئی ایک بھی ایسا لفظ ہے جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ ان کے لکھنے والا کوئی احمدی ہے۔ اور نہ ہی کسی کا نام لکھا گیا ہے۔ "پیغام صلح" میں اگر کچھ بھی دیانت کا مادہ ہوتا۔ تو وہ قطعاً ان الفاظ کو موجودہ صورت میں کسی احمدی کی طرف منسوب نہ کرتا۔ لیکن بے جا بغض اور تعصب کی پٹی آنکھوں پر باندھ کر اس نے "محمودیوں کے جاسوس اور کارخاص کا پرزہ ہونے" کا بہت بڑا ثبوت سمجھا۔ اور جلی الفاظ میں پیش کر دیا۔ پس اول تو یہ احتمال ہے۔ کہ یہ چٹھی محض بناوٹی اور فرضی ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے اس کے لکھنے والے کا نام نہیں شائع کیا گیا۔

دوسرا احتمال یہ ہو سکتا ہے۔ کہ کسی نے یہ چٹھی لکھی ہو۔ اس صورت میں پیغام کا فرض ہے۔ کہ وہ یہ ثابت کرے۔ اس میں جن باتوں کا ذکر ہے۔ وہ اسلام میں ناجائز ہیں مثلاً یہ ثابت کرے کہ جھوٹی ڈائریاں دی گئیں۔ کسی کی شرارت اور فتنہ سے حکومت کو مطلع کرنا ہمارے نزدیک ناجائز نہیں۔ اگر "پیغام" کے نزدیک ناجائز ہے۔ تو وہ اعلان کر دے۔

تیسرا احتمال یہ ہو سکتا ہے۔ کہ غیر مبایعین کے نزدیک گورنمنٹ کے خلاف خفیہ منصوبے اور سازشیں کرنے والوں۔ حکام کو قتل کرنے کی تجاویز سوچنے والوں۔ ملک میں بدامنی اور بے چینی پیدا کرنے والوں کی سرگرمیوں سے حکام کو مطلع کرنا خلاف شریعت ہے۔ اور جنگ کے لئے بھرتی میں مدد دینا بہت بڑا جرم۔ تو اس صورت میں ہم پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ ان میں سے جو لوگ پولیس میں ملازم تھے۔ یا اب ہیں۔ جیسے میاں غلام رسول صاحب۔ اور میاں محمد صادق صاحب وہ حکومت کو جو ڈائریاں دیتے اور اس کے معاوضہ میں تنخواہ وصول کرتے ہیں۔ ان کے متعلق کیا ارشاد ہے۔ کیا وہ خلاف شریعت افعال کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور کیا انہیں کبھی "پیغام" یا اس کے "حضرت امیر" نے منع کیا ہے۔ منع کرنا تو الگ رہا۔ انہیں اپنے خاص مخلصین میں سے سمجھا جاتا ہے۔ اور کارخاص میں ڈائریاں بھیجنے کے معاوضہ میں جو کچھ وہ کماتے ہیں۔ اس میں سے چندہ وصول کیا جاتا ہے

ہمارے نزدیک تو وفادار گورنمنٹ انگلشیہ ہونا اور خلاف امن کارروائیوں کے انسداد میں حکومت کو مدد دینا قطعاً ناجائز نہیں۔ بلکہ ہم تو بارہا کھلم کھلا اعلان کر چکے ہیں۔ کہ ہم گورنمنٹ کے وفادار ہیں۔ اور ملک میں فتنہ پرداز تحریکوں کے خلاف حکومت کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم پر اپنے اعلان کردہ طریق پر عمل کرنے سے کوئی الزام نہیں آ سکتا۔ لیکن غیر مبایعین جب گورنمنٹ انگلشیہ کی وفاداری اور اس کے خلاف تحریکوں کی مخالفت کو معیوب سمجھتے۔ اور اسے "جاسوسی اور کارخاص" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ تو وہ خود کس مونہہ سے حکومت کی خدمات کا دعوے کرتے ہیں۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا جنگ عظیم میں اپنی خدمات کی فہرست خود پیغام نے شائع کی تھی۔ اب پولیس میں ملازمت اختیار کرکے کارخاص میں ڈائریاں دینے میں مصروف ہیں۔

"پیغام صلح" کی پیش کردہ "چٹھی" اگر اصلی بھی ثابت ہو جائے۔ تو ہمارے نزدیک اس میں کوئی بات ایسی نہیں۔ جس پر کسی مسلمان کہلانے والے کو اعتراض کرنے کا حق ہو۔ یہ ایک فرد کی اپنی ذات کے متعلق چٹھی ہے۔ جس میں اس نے اپنی ان خدمات کا ذکر کیا ہے۔ جو اس کے خاندان نے حکومت کی سرانجام دیں۔ اور جن کا ذکر کرتے ہوئے اس نے اس بات کا اشارہ تک نہیں کیا۔ کہ احمدی ہونیکے لحاظ سے اپنی خدمات پیش کر رہا ہے۔ اس نے جو کچھ کیا۔ انفرادی لحاظ سے کیا۔ ان حالات میں اس کی چٹھی "محمودیوں کی جاسوسی اور کارخاص کے متعلق خفیہ چٹھی" کس طرح بن گئی۔

"پیغام" نے ان سطور کو پیش کرکے اپنی عقلمندی اور دانائی کا بھی بے نظیر ثبوت پیش کیا ہے۔ ایک ایسا شخص جس نے بالفاظ اس کے "ابتدائی عملداری انگلشیہ میں" گورنمنٹ کی خدمات کیں۔ اور جسے ان خدمات کے صلہ میں ۱۸۶۷ء میں اراضی عطا ہوئی۔ اسے آج ۱۹۳۱ء میں "محمودیوں کی جاسوسی اور کارخاص" کا ثبوت بتا رہا ہے۔ برایں عقل و دانش بباید گریست

بات یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو یہ لوگ حکومت کے انعام و اکرام سے مستفیض ہونے کے لئے اس پر یہ ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ کہ وہ اس کیلئے ہر قسم کی خدمات سرانجام دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور دوسری طرف گورنمنٹ کے مخالفین میں ہر دلعزیز بننے اور ان کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ان کی رفاقت کا دم بھرتے ہیں۔ یہ وہ بدترین قسم کا طرز عمل ہے جس پر غیر مبایعین کو ناز ہے۔ اور جسے اختیار کئے ہوئے وہ ہم پر جاسوسی کا الزام لگاتے ہیں حالانکہ جاسوسی یہ نہیں۔ کہ جو بات علی الاعلان ظاہر کی جائے۔ اس کی تائید اور حمایت کی جائے۔ بلکہ جاسوسی یہ ہے۔ کہ کہا کچھ جائے۔ اور کیا کچھ اور جائے۔ غیر مبایعین مخالفین حکومت پر تو یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ گویا گورنمنٹ انگلشیہ کی وفاداری اور اسکی کسی قسم کی امداد ان کے نزدیک ناقابل معافی جرم ہے لیکن اس سے انکی غرض صرف یہ ہوتی ہے۔ کہ حکومت کے خلاف کوششیں کرنے اور اسے الٹ دینے کے منصوبے باندھنے والوں میں اعتماد حاصل کرکے ان کی خفیہ اور پوشیدہ سرگرمیوں کا پتہ لگائیں۔ اور پھر اس قسم کی ڈائریاں حکومت کو پہنچا کر خطاب و رعایتیں حاصل کریں۔ یہ ہے شرمناک قسم کی جاسوسی جس کا ارتکاب غیر مبایعین کر رہے ہیں۔

# نجات کیلئے ایمان اور عمل صالح دونوں ضروری ہیں

ایک صاحب نے مندرجہ ذیل استفتاء مختلف علماء کے پاس بھیجکر اُن سے اسلامی نقطۂ نظر سے جواب مانگا ہے۔ ہمارے پاس بھی یہ جواب کے لئے آیا ہے۔ جو ذیل میں مع جواب درج کیا جاتا ہے

## استفتاء

ایک شخص خاندانی مسلمان ہے۔ اور خود بھی نہایت پابند صوم وصلوٰۃ ہے۔ تہجد گذار ہے۔ ذکر وشغل کا بھی عادی ہے۔ وضع ظاہری بھی بالکل شریعت اسلام کے مطابق رکھتا ہے۔ لیکن زندگی اس کی مکر وفریب۔ کذب و افتراء۔ ایذا رسانی وقطع رحم میں بسر ہوتی ہے۔

دُوسرا شخص قوم کا برہمن پُشتینی کافر ومشرک ہے۔ اس کے گلے میں بُتوں کی ہیکل پڑی رہتی ہے۔ رات دن پُوجا پاٹ کرتا رہتا ہے مگر اس کے ساتھ اسکی زندگی ابناء جنس کی خدمت۔ یتامیٰ کی پرورش بیواؤں کی ہمدردی میں بسر ہوتی ہے۔ اور اس کی ذات یکسر امن وسکون ہے۔

براہ کرم مذہب اسلام کے نقطۂ نظر سے بتائیے۔ کہ ان دونوں میں کون ناجی ہے۔ اور کون ناری [illegible] دونوں ناجی ہیں۔ یا دونوں ناری [illegible]

## جواب

استفتاء میں درج شدہ دونوں شخصوں کے ناری اور ناجی ہونے کو سمجھنے کے لئے نجات کے متعلق اسلام کا نقطۂ نظر جاننا ضروری ہے۔ یاد رہے۔ کہ اول اسلام نے نجات کے لئے ایمان اور عمل صالح ہر دو کو فرض قرار دیا ہے۔ جو شخص ایمان یعنی عقائد صحیحہ اختیار نہیں کرتا۔ وُہ بھی نجات کا دروازہ خود اپنے اوپر بند کرتا ہے۔ اور جو شخص اعمال صالح کی بجائے بدکاریاں اختیار کرتا ہے۔ وُہ بھی نجات کی شرط کو ضایع کرتا ہے۔ اعمال صالح کے پھر دو حصے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد ہر دو کا پُورا کرنا فرض ہے۔

دوم۔ نجات کا فیصلہ صرف اللہ تعالےٰ ہی کر سکتا ہے۔ کیونکہ ہر عمل کی اچھائی یا برائی یا پھر اس کے خیر وشر ہونے کی مقدار کا انحصار عمل کرنے والے کی نیت پر ہے۔ انما الاعمال بالنیات اور نیت کو بجز خداوند علام الغیوب کے کوئی نہیں جانتا۔ ہاں ظاہریت کی بناء پر فیصلہ کرنے کے لئے مومن اور کافر کے دائرے بلحاظ عقائد واعمال مقرر ہیں۔

سوم۔ شرک کو اسلام نے سب سے بڑا جرم اور "ظلم عظیم" قرار دیا ہے۔ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ (سورہ لقمان) اور فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ (سورہ نساء) اللہ تعالےٰ بجز توبہ شرک ہرگز معاف نہ کرے گا۔ لیکن بایں ہمہ مشرک کی نیکی یا ہمدردیٔ خلائق بھی ضائع نہ ہوگی۔ ارشاد ہے۔ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ (زلزال) کہ جس کسی نے ایک ذرہ برابر بھی خیر کی ہوگی۔ وُہ اس کو دیکھے گا۔ یعنی اس کا اجر پائے گا۔ مشرکین کی اشاعتِ شرک وغیرہ کے لئے جد وجہد حبط ہوگی۔ مگر نیکی کا بدلہ ضرور ملے گا۔ خواہ دُنیا میں۔ خواہ آخرت میں۔

چہارم۔ اسلامی نقطۂ نظر سے حقیقی ایمان۔ عمل صالح پیدا کرتا ہے۔ اور اطاعتِ الٰہی مثل نماز وغیرہ شفقتِ علیٰ خلق اللہ کو پیدا کرکے انسان کو فحشاء اور منکر سے روک دیتی ہے۔ گویا اعمالِ صالحہ کے بغیر دعویٔ ایمان بھی ناتمام ہے۔ اسلام کے بعد کذب و افتراء اور قطع رحمی نہایت مکروہ فعل ہے۔ حدیث میں ہے۔ اللہ تعالےٰ رحم سے کہیگا۔ کہ میں اس سے قطع کروں گا۔ جو قطع رحمی کرے گا۔ اور اسی کو واصل بنا دُونگا۔ جو صلہ رحمی کریگا۔

پنجم۔ اعمال یا عقائد پر مواخذہ کے لئے اتمام حجت اور حالات کا پورا پورا لحاظ کیا جائے گا۔ فرمایا لایکلف اللّٰہ نفسًا الا وسعھا۔ یوم نضع الموازین القسط۔ یعنے اللہ تعالےٰ ہر نفس کو اسی کا مکلف بناتا ہے۔ جو اس کی طاقت میں ہو۔ قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازُو کے مطابق فیصلہ کریں گے۔

اس تمہید کے بعد واضح رہے۔ کہ شخص مسلم کے افعالِ شنیعہ کی اس کو حسب حالات سزا ملے گی۔ اگر اس کی نیکیاں اس کی بدیوں پر غالب آگئیں۔ تو وُہ الٰہی قانون فمن ثقلت موازینہ فاولئک ھم المفلحون (اعراف) کے مطابق نجات پاکر جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اور اگر اس کی بدیاں غالب رہیں۔ تو اُن کی سزا بھگت کر جنت میں جائے گا۔

مشرک کا شرک (اگر اس پر اتمام حجت ہو چکی ہو) اس کو جہنم کا مستحق بنا دے گا۔ اور وُہ ایک لمبے عرصہ تک جو خلود کہلانے کا حقدار ہے۔ جہنم میں رہے گا۔ بالآخر وُہ خدا جس نے وَسِعَتْ رحمتی علےٰ غضبی فرمایا ہے۔ اور رحمتی وسعت کل شیٔ اس کا ارشاد ہے۔ اس بندے کی دستگیری فرمائے گا۔ اور اس کو جنت میں لے جائے گا۔ گویا جہنم ہسپتال کی حیثیت رکھتا ہے۔ مشرک کی ہمدردیٔ مخلوق اگر محض دنیوی لحاظ سے ہوگی۔ تو اسے دُنیا میں ہی بدلہ دیا جائے گا۔ مثلاً اس کی نیک شہرت ہو جائے گی۔ اگر اس کے اندر مذہب کا بھی رنگ ہو۔ تو پھر اللہ تعالےٰ اسے مذہبی بدلہ دیگا اور اس کی دو صُورتیں ہونگی۔ یا اسے اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ جیسا کہ ایک صحابی کو جو جاہلیت میں چڑیوں کو دانے کھلایا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اَسْلَمْتَ عَلٰی مَا اَسْلَفْتَ کہ تیرے نیک کاموں کے طفیل ہی تجھے اسلام نصیب ہُوا ہے۔ اور یا پھر اس کے عذاب آخرت میں اس سے تخفیف کر دے گا۔ جیسا کہ ابو لہب کے عذاب میں اس کی لونڈی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بحالت طفولیت دودھ پلانے کی وجہ سے تخفیف ہو گئی تھی۔ اور احادیث میں اس کا ذکر ہے۔ فقط

خاکسار۔ اللہ دتا جالندھری مولوی فاضل قادیان۔

---

# حصہ وصیّت کی زندگی میں ادائیگی

ذیل میں ان احباب کرام کے اسمائے گرامی کی فہرست جنہوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مالی حالت کو مضبوط کرنیکی غرض سے اپنی وصیت کا کل حصہ یا اس کا کوئی جزو داخل کر دیا ہے۔ شکریہ کے ساتھ شایع کی جاتی ہے۔ اور دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان سب کی قربانی قبول فرمائے۔ اور باقی موصیوں کو بھی توفیق بخشے کہ وُہ بھی اپنے اس فرض کا احساس کرکے اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور رحمت حاصل کر سکیں۔

(۱) مسماۃ مہربی بی صاحبہ زوجہ چوہدری الٰہ بخش صاحب مستری قادیان [illegible] جزو (۲) مسماۃ غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ چوہدری امین بخش صاحب ارائیں ساکن بستی غزاں شہر جالندھر [illegible] کل حصہ (۳) شیخ نورالدین صاحب تاجر قادیان [illegible] جزو۔ (۴) برکت بی بی صاحبہ زوجہ میاں جان محمد صاحب پوسٹمین قادیان [illegible] کل حصہ۔ (۵) عائشہ بی بی صاحبہ بیوہ احمد خاں صاحب افغان ساکن نادوں ضلع کانگڑہ [illegible] جزو (۶) زینب بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری غلام احمد خاں صاحب ایڈووکیٹ پاک پٹن [illegible]۔ (۷) مسماۃ عیدو زوجہ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب سب اسسٹنٹ سرجن منٹگمری [illegible] (۸) مسماۃ شریف بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مبارک احمد صاحب کوہاٹ [illegible] (۹) بابو سراجدین صاحب اسٹیشن ماسٹر پاچورا ماڑ (۱۰) حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو نذیر عالم صاحب جودلتنگر ضلع گجرات [illegible]

## ایک زمیندار کا ایثار

میاں شادی ولد گلاب قوم ارائیں ساکن ننگل باغبانان ضلع گورداسپور نے اپنی اراضی کا ۱/۴ حصہ ۳ کنال ۱۹ مرلہ نمبر خسرہ [illegible] واقعہ موضع ننگل باغبانان بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہبہ کرکے [illegible] کو سب رجسٹرار علاقہ تصدیق کر دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

# مسئلہ اجرائے نبوت از روئے قرآن

(مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل کی تقریر جو جلسہ سالانہ ۳۰ء پر کی گئی)

## بعض اعتراضات کا جواب

اجرائے نبوت پر اعتراض کرنے والا پہلے تو ایک ہی گروہ تھا۔ مگر اب دو گروہ ہو گئے ہیں۔ جس طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی حیات کو ماننے والا پہلے ایک ہی گروہ تھا یعنی عیسائی۔ اور پھر دوسرا گروہ مسلمانوں میں سے پیدا ہو گیا۔ اسی طرح پہلے تو غیر احمدی ختم نبوت کے قائل تھے اب احمدی کہلانے والوں کا ایک گروہ بھی اس بے بنیاد عقیدہ کا قائل ہو گیا۔ یعنی غیر مبایع۔ جو غیر احمدیوں کے اعتراضات اجراء نبوت پر تھے۔ وہی یہ کرنے لگے ہیں۔ یعنی چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اس لئے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب جہان کے لئے نبی ہیں۔ رحمۃ للعالمین ہیں۔ اور شریعت کامل ہو چکی ہے۔ اس لئے اب کسی نبی کی کیا ضرورت ہے۔ غیر مبایع حضرات ایک اچھوتے اعتراض کی زیادتی بھی کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتب میں اپنی نبوت کا انکار کر چکے اور فرما چکے ہیں۔ کہ خاتم النبیین کے بعد نبی کیسا۔ پھر ہم کس طرح ان کو نبی تسلیم کر سکتے ہیں۔ چونکہ ان حضرات نے نیا نیا جنم لیا ہے۔ اور اعتراض بھی نیا ہے۔ اس لئے پہلے میں ان کا ہی جواب دیتا ہوں۔ اور جب تک یہ حضرات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اچھی حیثیت میں ماننے کا دعویٰ کرتے رہینگے۔ اور اپنے آپ کو احمدیت کی طرف منسوب کرتے رہینگے۔ اس وقت تک ان کو جواب دینا نہایت آسان ہوگا۔ کیونکہ ان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام حجت ہوگا۔ اس لئے ان کے اعتراض کے دونوں حصوں کے متعلق میں دو حوالے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے پڑھ دیتا ہوں۔

## کیا حضرت مسیح موعود نے نبوت سے انکار کیا

غیر مبایعین کے اعتراض کا پہلا حصہ تو یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں اپنی نبوت سے انکار کیا ہے۔ سو اس کا جواب نہایت آسان ہے۔ چونکہ ہم مانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام واقعی خدا کی طرف سے مامور تھے۔ اور آپ کے ہر ایک فرمان پر ہمارا ایمان ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے۔ کہ حضور ہی سے اس سوال کو حل کرائیں۔ سو جب ہم حضور کی کتب پڑھتے ہیں۔ تو ان میں ہمیں کسی جگہ تو نبوت کا انکار ملتا ہے۔ اور کسی جگہ بڑے زور سے اقرار موجود ہے۔ اب ہم ان دونوں قسم کی عبارتوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے پیش کر کے عرض کرتے ہیں۔ کہ حضور ان کا کیا مطلب ہے۔

تو حضور جواب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میری دونوں عبارتیں سچی ہیں۔ اور وہ اس طرح پر کہ جہاں جہاں میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ میں کوئی مستقل طور پر شریعت لانے والا نبی نہیں ہوں نہ ہی مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے رسول مقتداء سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔

اس حوالہ سے یہ بات واضح ہو گئی۔ کہ آپ نبی اور رسول ایک لحاظ سے ہیں۔ اور ایک لحاظ سے نہیں۔ چنانچہ خود فرماتے ہیں۔

"اس نکتہ کو یاد رکھو۔ کہ میں نبی اور رسول نہیں ہوں۔ یعنی باعتبار نئی شریعت نئے دعوٰی اور نئے نام کے۔ اور میں رسول اور نبی ہوں۔ یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے"

دیکھو کیسی صاف بات ہے۔ حضور نے نبوت کا ایک رنگ میں انکار کیا ہے۔ اور ایک رنگ میں اقرار۔ انکار شرعی نبوت سے کیا ہے۔ اقرار ظلیت کاملہ کے ذریعہ سے حاصل شدہ نبوت کا۔ اب جو شخص یومن ببعض ویکفر ببعض کا مصداق بنے۔ اس کا تو ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔ ورنہ بات بالکل صاف ہے۔ ظلی نبوت سے کوئی یہ دھوکا نہ کھائے۔ کہ یہ کوئی چیز نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ظلی نبوت کے معنے یہ ہیں۔ محض فیض محمدی سے وحی پانا۔ اور یہ قیامت تک باقی رہیگی۔

## خاتم النبیین کے بعد نبی

دوسرا حصہ ان کے اعتراض کا یہ ہے۔ کہ حضور نے فرمایا ہے خاتم النبیین کے بعد نبی کیسا۔ اس کے جواب کے لئے بھی ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہی فیصلہ کرانا چاہئے۔ اس کے متعلق حضور نزول المسیح صلا حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ نے میرے وجود کو ایک کامل ظلیت کے ساتھ پیدا کیا۔ اور ظلی طور پر نبوت محمدی اس میں رکھدی۔ تا ایک معنے سے مجھ پر نبی اللہ کا لفظ صادق آئے۔ اور دوسرے معنوں سے ختم نبوت محفوظ رہے۔"

پھر حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷-۲۸ میں تحریر فرماتے ہیں۔ "وہ خاتم الانبیاء ہے۔ مگر ان معنوں سے نہیں۔ کہ آئندہ ان سے کوئی فیض نہیں ملیگا۔ بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے۔ بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہونچ سکتا۔ اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ مخاطبہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے۔ جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔"

اس حوالہ سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ ایسی نبوت کو ختم کر رہے ہیں۔ جو بغیر افاضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو۔ مگر جو آپ کے واسطہ سے ملے۔ وہ جاری ہے۔

## عام اعتراضات کے جواب

اب میں دوسرے لوگوں کے اعتراضات کو بیان کر کے ان کے جواب دیتا ہوں۔ اس بات کا پہلا جواب کہ چونکہ آنحضرت کو خاتم النبیین کہا گیا ہے اس لئے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ یہ ہے۔ کہ کسی آیت کا ترجمہ کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ افلا یتدبرون القرآن کے ماتحت دوسری آیات کو نظر انداز نہ کر دیا جائے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ غیر احمدی جو خاتم النبیین کے یہ معنے کرتے ہیں۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ آیا ان معانی کی تصدیق قرآن کریم کی کوئی دوسری آیت بھی کرتی ہے۔ سو قرآن کریم کو شروع سے لیکر آخر تک پڑھ جاؤ۔ کوئی ایک بھی آیت نہ ملیگی۔ جو یہ ثابت کرے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ بلکہ جیسے میں ثابت کر چکا ہوں۔ اس کے خلاف کئی ایک ایسی آیات موجود ہیں۔ جو بڑے زور سے یہ ثابت کرتی ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ جس میں سے دو ایک کا میں ذکر کر چکا ہوں۔

## خاتم النبیین کے معنی

دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ خاتم النبیین کے معنے ہر دو لحاظ سے دو ہی ہو سکتے ہیں۔ یعنی ختم کرنے والا۔ اور نبیوں کی مہر۔ میں اس وقت اختصاراً بتاتا ہوں۔ کہ ہر دو معانی کی رُو سے کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔ اور دونوں کی رُو سے نبوت کا دروازہ کھلا رہتا ہے۔

اگر ختم بمعنے مہر کریں۔ تو اس طرح تو بات بالکل صاف ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جب مہر کسی کاغذ وغیرہ پر لگائی جاتی ہے۔ تو جو نقوش اس مہر کے اندر ہوتے ہیں۔ وہی نقوش بعینہٖ کاغذ پر آ جاتے ہیں۔ مثلاً ڈاکخانہ کی مہر کو ہی دیکھ لو۔ وہ لاکھوں کارڈوں پر لگانے سے لاکھوں ہی اپنے جیسے نقوش پیدا کر دیتی ہے۔ اگر مہر کے اندر ۹ کا ہندسہ اور قادیان کا لفظ موجود ہو۔ تو بعینہٖ کارڈ پر ۹ کا ہندسہ اور قادیان لکھا جائیگا۔ اسی طرح مثلاً میرے ہاتھ میں یہ ایک کاغذ کا ٹکڑا ہے۔ یوں تو اس کی قیمت ایک کوڑی بھی نہ ہوگی۔ مگر ایسے ہی معمولی کاغذ پر اگر ایک خاص مہر لگ جائے۔ تو اسے دو پیسے کا کارڈ بنا دیگی۔ اور پھر مہر ہی کسی کاغذ کی قیمت ۵ روپیہ۔ کسی کی دس۔ کسی کی ہزار روپیہ کر دیتی ہے۔ وہ نوٹ جو آپ اپنی جیبوں میں رکھتے ہیں۔ ان میں اور اس کاغذ میں جو میرے ہاتھ میں ہے کس چیز نے فرق کیا۔ وہ صرف مہر ہی کا ایک ادنےٰ کرشمہ ہے۔ ورنہ ہر ایک نوٹ کے کاغذ بھی اس کاغذ کے پرزہ کی طرح ہی تھے۔ مگر مہر کے بعد ہزاروں روپیہ کی قیمت کے بن گئے۔

بعینہٖ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر کسی شخص پر صالح کے نقوش پیدا کر دیتے ہیں۔ تو وہ فی الواقع صالح ہو جاتا ہے۔ اگر کسی پر شہید اور صدیق کے نقوش پیدا کر دیتے ہیں۔ تو وہ فی الواقع شہید اور صدیق ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جب کسی انسان پر حضور کے طفیل نبوت کی مہر لگتی ہے۔ تو وہ اس کو فی الواقع نبی بنا دیتی ہے

یہی معنے خاتم النبیین کے ہیں۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف خاتم النبیین ہیں۔ بلکہ آپ خاتم الصدیقین اور خاتم الشہداء والصلحاء بھی ہیں۔ یعنی حضور ہی کے طفیل اور آپ کی ہی ظلیت میں صالح ہونگے۔ آپ کی ہی مہر سے شہید اور صدیق پیدا ہونگے۔ اللہ تعالےٰ نے صرف خاتم النبیین فرماکر باقیوں کے ذکر کو اس لئے چھوڑ دیا۔ کہ جب حضور کے طفیل نبی بن سکتے ہیں۔ تو صدیق اور شہداء تو ان سے بدرجہ اولیٰ بن جائینگے۔ اور کثرت سے بنینگے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے شک خاتم ہیں۔ مگر ان معنوں میں۔ کہ آپ کے طفیل آپ کی اتباع میں نبی پیدا ہونگے۔ اور اسی امر کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا۔ کہ اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی۔ یعنی آنے والے کا نام میرا نام ہوگا۔ اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا۔ یعنی وہ میرے ہی نقوش لیکر کھڑا ہوگا۔ میرا کام اور اس کا کام ایک ہی ہوگا۔

## ایک لطیف بات

خاتم النبیین کے فقرہ میں اللہ تعالےٰ نے ایک اور لطیف بات کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے۔ اور وہ یہ کہ آنیوالے انبیاء اسی امت میں سے ہونگے۔ جو آپ کے نقوش کے طفیل پیدا ہونگے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اس امت میں نہ آسکیں گے۔ کیونکہ ان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقوش نہیں ہیں۔ یعنی وہ حضور کے طفیل نبی نہیں بنے۔

## مہر کا مطلب

پھر غور کرو۔ جب ہم کہا کرتے ہیں۔ کہ ڈاکخانہ کی مہر۔ یا عدالت کی مہر۔ تو کیا اس سے ہماری یہ مراد ہوتی ہے۔ کہ اس مہر کے ذریعہ اب دنیا کے ڈاکخانے بند کئے جائینگے۔ یا عدالتوں کا خاتمہ کیا جائیگا۔ یا یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ کوئی حکم اسی وقت عدالت کا حکم سمجھا جائیگا۔ جبکہ اس پر عدالت کی مہر ہوگی۔

## کس قسم کے نبی بند ہوئے

اب اگر دوسرے خیال کے ماتحت خاتم کے معنے بند کرنیکے بھی کئے جائیں۔ تو بھی ہمارے معنوں کے خلاف کوئی امر پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہمیشہ بند اسی چیز کو کیا جاتا ہے۔ جس کی ضرورت نہ رہے۔ اور یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ قرآن کریم کے بعد شریعت جدیدہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ لہٰذا آپ کے ذریعہ نئی شریعت بند کی گئی۔ اور چونکہ شریعت ہمیشہ انبیاء کے ذریعہ ہی بھیجی جایا کرتی ہے۔ اس لئے وہ نبی بھی بند ہو گئے۔ جو شریعت لایا کرتے تھے۔ کیا یہ تعجب انگیز بات نہیں۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسےٰ علیہ السلام تک تو سب نبی فوت ہو کر ختم ہو چکے تھے۔ پھر ان کا کیا بند کرنا تھا۔ ان کو تو موت ہی نے آنے سے روک دیا تھا۔ ہاں غیر احمدیوں کے خیال میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام موت سے بچ گئے تھے۔ مگر ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود خاتم النبیین ہونے کے بند نہ کر سکے۔ جو آسمان سے غیر احمدیوں کے لئے نازل ہونگے۔ پھر بتاؤ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بند کس کو کیا۔ ایک ہی نبی زندہ سمجھا جاتا تھا۔ وہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بند نہ ہو سکا۔ اور جب ایک آسکتا ہے۔ تو دوسرے کو کون روک سکتا ہے۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ بلحاظ مہر کے بھی۔ اور آپ خاتم النبیین ہیں۔ بلحاظ بند کرنے کے بھی۔ یعنی آپ بند کرتے ہیں شریعت جدیدہ لانے والے نبیوں کو۔ یعنی اب اسلام کے بعد کسی جدید شریعت کی ضرورت نہیں۔ اور آپ جاری کرنے والے ہیں۔ نبوت کو۔ جو آپ کی متابعت میں ملتی ہے۔

## دیگر سوالات

باقی رہے یہ سوالات۔ کہ آپ سارے جہان کے لئے نبی ہیں۔ آپ رحمۃ للعالمین ہیں۔ اور شریعت کا کامل ہونا۔ یہ ہمارے مدعا کے خلاف نہیں۔ ہاں اگر کوئی ایسا نبی پیدا ہو۔ جو کہے۔ کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کو بند کرنے آیا ہوں۔ اور کہے۔ کہ آپ کی فرمانبرداری کی کچھ ضرورت نہیں۔ اور اپنی شریعت پیش کرے۔ تو بے شک وہ نبی آپ کے رحمۃ للعالمین ہونے کے خلاف ہوگا۔

## ہم نے کیسے نبی کو مانا

مگر ہم جس نبی کو لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ وہ تو فرماتے ہیں

دگر استاد را نامے ندانم ٭ کہ خواندم در دبستان محمد

پھر فرماتے ہیں:۔

مصطفےٰ پر تیرا بیحد ہو سلام اور رحمت ٭ اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

پھر بانگ دہل اعلان فرماتے ہیں ٭

اس نور پر فدا ہوں۔ اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں۔ بس فیصلہ یہی ہے۔

پھر ہم نے ایسے نبی کو قبول کیا ہے جو اپنی جماعت کو یہ تعلیم دیتا ہے "تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے۔ کہ قرآن کریم کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو۔ اسی میں تمہاری زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دینگے۔ وہ آسمان پر عزت پائینگے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول سے قرآن کریم کو مقدم رکھینگے۔ ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائیگا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں۔ مگر قرآن اور تمام آدمزادوں کے لئے کوئی رسول اور شفیع نہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو۔ کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے غیر کو اس پر کسی قسم کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو۔ کہ نجات وہ چیز نہیں۔ جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے۔ کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے۔ وہ جو یقین رکھتا ہے۔ کہ خدا سچ ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی رسول ہے۔ اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا تعالےٰ نے نہ چاہا۔ کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔"

ہاں ہم نے اسی نبی کو قبول کیا ہے۔ کہ جس نے دنیا پر خدا کے جلال کو ظاہر کیا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزگی اور طہارت کو دنیا پر ثابت کیا۔ قرآن کریم کی وہ عظمت لوگوں کے قلوب میں بٹھادی۔ کہ جس کی نظیر قرون ماضیہ میں نہیں ملتی۔ آپ نے ایک طرف تو تمام دنیا کو مقابلہ میں اگر قرآن کریم کے معارف بیان کرنے کے لئے چیلنج پر چیلنج دیئے۔ اور دوسری طرف اپنے خلفاء اور لاکھوں کی جماعت کے اندر وہ روح پھونک دی۔ کہ وہ بھی آپ کے دیئے ہوئے نور کو لیکر دنیا کو مقابلہ کا چیلنج پر چیلنج دے رہے ہیں۔ مگر کسی کو تاب مقابلہ نہیں۔ باوجود اس روحانیت اور قوت قدسیہ کے صاف طور پر اقرار فرماتے ہیں:۔

ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم ٭ یک قطرہ ز بحر کمال محمد است
ایں آتشم ز آتش مہر محمدی است ٭ وایں آب من ز آب زلال محمد است

---

# غیر مبائعین کی تبدیلی عقائد

غیر مبائعین نے آجکل پھر سر نکالا ہے۔ اس لئے ہم ان کے معزز رکن خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی کے "قصیدہ مدحیہ درشان امام ہمام عالی جناب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام" میں سے چند اشعار پیش کرتے ہیں۔ تا ناظرین اندازہ لگاسکیں۔ کہ یہ لوگ کہاں سے کہاں چلے گئے۔

الا اے منکر از شان مسیحا ٭ بیا بشنو زمن احوال یارے
شفائے ہر مرض در قادیان است ٭ شدہ دارالاماں کوئے نگارے
ہلاکت شد دم او بہر اغیار ٭ مگر آب حیاتے بہر یارے

پھر فرمایا:۔

چہ ایں کذب است حیرانم چہ گوئی ٭ بشان آں رسول کردگارے
نگر قطع وتیں گاہے نخواندی ٭ چہ شد عقل ترا اے ہوشیارے
خدارا توبہ کن زیں فسق وعصیاں ٭ بترس از اخذ آں غیرت شعارے

پھر فرمایا ہے نجات نے

بس ہماں یابد کہ باشد ٭ امام وقت را خود منکر ارے

ان اشعار پر غور کرنے اور غیر مبائعین کی موجودہ حالت پر نظر کرنے سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے عقائد میں بہت بڑی تبدیلی کرلی ہے۔ ایک وقت تھا۔ کہ غیر مبائعین کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم آب حیات کا حکم رکھتی تھی۔ مگر اب یہ وقت ہے۔ کہ وہی تعلیم سم قاتل کا اثر رکھتی ہے۔

پھر ایک وقت تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مفتری اور کذاب کہنے والوں کو آیت لو تقول علینا پیش کرکے جواب دیا جاتا تھا۔ یا اب یہ وقت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مفتری اور کذاب کہنے والوں کو مسلمان قرار دیا جاتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ۔ کہ غیر مبائعین نے اپنے عقائد میں تبدیلی پیدا کرلی ہے۔ اور اصلیت یہ ہے۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور نیز دارالامان مرکز جماعت احمدیہ مستقر کردہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چھوڑ دیا ہے ٭

(خاکسار غلام احمد خان ایڈووکیٹ پاک پٹن)

# ایک احمدی خاندان کا جوش تبلیغ

کچھ عرصہ گذرتا ہے۔ کہ مکرمی سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب کی اہلیہ محترمہ ان کے صاحبزادے ان کی بہو۔ اور مکرمی سیٹھ ابراہیم صاحب تبدیل آب وہوا کے سلسلہ میں بمبئی آئے۔ لوگ علی العموم جب سیرو تفریح کو نکلتے ہیں۔ تو ان کے مدنظر ہر قسم کی آسائش۔ اور دماغی سکون ہوتا ہے۔ وہ اپنے کاروباری شغل کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور سارا وقت خوش فکری میں گذار دیتے ہیں۔ مگر میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ میں نے جب اس خاندان کو بمبئی کی آب وہوا میں سیر و تفریح کی بجائے مصروف تبلیغ دیکھا۔ میں ان کی مساعی کو دیکھتا تھا۔ اور اپنے دل میں شرمندہ ہوتا تھا۔ کہ جو جوش اور تڑپ ان لوگوں میں احمدیت کی تبلیغ کیلئے ہے۔ وہ عملاً مجھ میں نہیں۔ سیٹھ ابراہیم صاحب ایک معذور بزرگ ہیں۔ ان کی ساری عمر مغربی تہذیب وتمدن میں گذری۔ اور نہایت شان کے ساتھ وہ یورپ و امریکہ روس و ایران وغیرہ کی اعلیٰ سوسائٹیوں کے ممبر رہے۔ اب پیرانہ سالی کے ساتھ بعض عوارض بھی لاحق ہیں۔ مگر باوجود اس کے یہ شخص سلسلہ میں آکر ایک معجزانہ تبدیلی کر چکا ہے۔ اور صحیح معنوں میں ابدال ہے۔ اس لئے کہ ابدال کی حقیقت یہی ہے۔ کہ ایک شخص خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے روحانیت میں خارق عادت تبدیلی حاصل کرے۔ انہوں نے بمبئی پہنچتے ہی میری تلاش شروع کی۔ تعلقات اخوت و محبت کا تو یہ اقتضا تھا ہی۔ مگر اصل غرض یہ تھی۔ کہ وہ مجھے لیکر اپنے ملنے والوں میں تبلیغ کریں۔ چنانچہ وہ اپنے قیام گاہ پر مجھے لے گئے۔ اور وہاں مختلف سوالات کے ذریعہ سلسلہ کی تبلیغ کی صورت پیدا کی۔ ادھر میں نے یہ دیکھا کہ سیٹھ صاحب کی اہلیہ محترمہ تبلیغ کے لئے دیوانہ وار کام کر رہی ہیں۔ انہوں نے اپنی قوم کی عورتوں میں ایک شور برپا کر دیا۔ ان ایام میں خصوصیت کے ساتھ تحریک کانگرس کا زور تھا۔ اور ایک نوجوان خوجہ بھی گرفتار ہوا تھا۔ اور اتفاق سے ان کے ملنے والے خاندان ہی کا وہ فرد تھا۔ اس وجہ سے سیاسی گفتگو کا موقعہ بھی ملتا تھا۔ مگر میں نے بیگم عبداللہ بھائی کو دیکھا۔ کہ سیاسی تحریک پر بھی نہایت قابلیت سے بحث کرتی ہیں۔ اور سیاسی تذکرہ میں احمدیت کا نصب العین اور تبلیغ پر نظر ہے۔ ایک بات جس نے مجھے بہت متاثر کیا۔ وہ یہ تھی۔ کہ انہوں نے اپنے ایک عزیز کی تلاش میں اپنا بہت سا وقت دیا۔ اور اس کے لئے میں نے ان کو بہت مضطرب پایا۔ یہ نوجوان ایک زمانہ میں احمدی ہوا۔ بعد میں اپنی شادی کے سلسلہ میں اسے ٹھوکر لگی۔ بیگم عبداللہ بھائی نے مجھے جس درد کے ساتھ کہا۔ کہ اسے بچانا چاہیئے۔ اور میں کوشش کر رہی ہوں۔ الفاظ میری مساعدت نہیں کرتے کہ اس کیفیت کا اظہار کرسکوں۔ انہیں اس قسم کا اضطراب تھا۔ جیسے کسی ماں کا بچہ کسی بلند مکان کی موت سے گر پڑے۔ یا آگ میں جا پڑے۔ انہوں نے اس سے ملاقات کی۔ اور اسے بہت کچھ سمجھایا۔ دیوانہ وار ان کے گھر جاتی تھیں۔ لیکن خدا جسے چاہے ہدایت دے۔ وہ اپنی شادی کے وجہ سے ابتلاء کے نیچے ہے۔ پھر بیگم عبداللہ بھائی نے مجھے بلا کر ان مستورات کے سامنے سلسلہ کی تبلیغ کے لئے ایک صورت پیدا کی۔ مگر جو قوم دنیا کی ملوفات میں غرق ہو۔ اس کے لئے مذہب کی صحیح راہ پر آنا آسان نہیں ان کے راستہ میں بہت سے پہاڑ اور سمندر حائل ہیں۔ ادھر میں ان کے بچہ علی محمد کو دیکھتا تھا۔ کہ وہ میرے پاس آتے ہیں۔ اور مختلف سوالات پر نوٹ لکھ کرے جاتے ہیں۔ اور جو ملتا ہے۔ اسے تبلیغ کرتے ہیں۔ میں نے اس خاندان کے جوش تبلیغ کو دیکھا۔ اور کہا مبارک ہو عبداللہ بھائی کے خاندان تیرے لئے۔ ہم بعد میں آئے بہت پیچھے آئے۔ مگر بہت آگے نکل گئے۔ یہ روح اور یہ تڑپ اگر ہر احمدی مرد اور عورت میں پیدا ہو جائے تو آج تبلیغ احمدیت کا مسئلہ حل ہو جائے۔ یہ امیر خاندان تھا۔ مگر جوش تبلیغ میں وہ اپنے لئے تمام نعمتوں اور آسائشوں کو قربان کر دینے میں مست ہے۔ وہ گھر میں ہوں۔ باہر ہوں۔ دوستوں یا عزیزوں میں ہوں یا غیروں میں۔ بغیر کسی خوف اور جھجک کے احمدیت کی تبلیغ کرتے ہیں ضرورت ہے۔ کہ یہ روح ہم سب میں پیدا ہو۔ مجھے یہ یقین ہوتا ہے کہ خوجہ کیونٹی میں اگر تبلیغ کا سلسلہ وسیع کیا جائے۔ اور مستقل مزاجی کے ساتھ اس کام کو جاری رکھا جائے۔ تو بہت کامیابی ہو سکتی ہے

اس قوم میں دُہن ایک قومی کیریکٹر ہے۔ اور قربانی کرنے کی سپرٹ بہت زبردست ہے۔ اور نظام سلسلہ کی اہمیت کے وہ دلدادہ ہیں باوجودیکہ سر آغا خان یا لقاب کا کوئی روحانی اثر اور نظام نہیں۔ مگر قوم اپنی قومی سپرٹ کی وجہ سے منظم ہے۔ اور قربانی کرنے کے لئے ہمیشہ آمادہ ہے۔ اور وہ کمانا بھی جانتی ہے۔ ان میں سے ہم میں عبداللہ بھائی آئے انہوں نے اپنی قربانی کا جو نمونہ پیش کیا ہے۔ وہ بے نظیر ہے۔ میں نے یہاں رہ کر مطالعہ کیا ہے۔ خوجہ کیونٹی میں تبلیغ کے لئے میدان اور مواقع ہیں۔ میں انہیں مشتہر کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ لیکن یہ کہتا ہوں۔ کہ اگر چند درد مند دل اس کے لئے توجہ کریں۔ تو یہ کام ہو سکتا ہے۔ اور میں یہ بصیرت سے کہتا ہوں۔ کہ اس قسم کی اقوام جو کسی نہ کسی نظام سے وابستہ ہیں انہیں ابتداءً تبلیغ کے لئے مشکلات ضرور ہونگی۔ لیکن جب ان میں رو پیدا ہو جائے گی۔ تو پھر یہ بہت زور سے چلے گی۔ بہر حال یہ سوال قابل غور ہے

میں قارئین الفضل سے درخواست دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ اس خاندان کے لئے خصوصیت سے دعا کریں۔ کہ خوجہ کیونٹی کا یہ پاینیر خدا تعالیٰ کے خاص تائیدات سے موید ہو۔ اور اس کے خاندان کی تبلیغی مساعی نتیجہ خیز ہوں۔ اور انہیں توفیق دے۔ کہ ہم اس قوم میں تبلیغ کر سکیں میں ایک نکتہ معرفت اپنے ذوق کے موافق کہتا ہوں۔ اسے سوچ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابن فارس ہیں۔ اس قوم پر ہمارا حق شفع ہے۔ جو صاحب اس تبلیغی اقدام کا جوش رکھتے ہوں۔ وہ مجھ سے خط و کتابت کریں۔

عرفانی ۲۲۵ ڈنکن روڈ پوسٹ نمبر ۸ بمبئی

# ضلع ملتان کی احمدیہ انجمنوں کے نام

## ضروری چٹھی

امید کہ ضلع ملتان کی احمدیہ انجمنوں کے ذمہ وار اصحاب نے مردم شماری کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا ضروری اعلان" جو کہ اخبار الفضل میں کچھ دنوں سے متواتر نکل رہا ہے۔ پڑھ لیا ہوگا۔ اور اس پر عمل کرنیکے واسطے مناسب تیاری و کارروائی کر رہے ہونگے۔ میں اس عریضہ کے ذریعہ ان کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ جہاں آپ لوگ حضرت اقدس کی ہدایات پر پوری توجہ اور کوشش سے عمل کریں۔ وہاں اپنی مقامی اور ارد گرد کی جماعتوں کی اپنے طور پر بھی مکمل مردم شماری کا فوری انتظام کریں۔ اور پھر دیکھیں کہ آیا اس کے مطابق سرکاری مردم شماری کے کاغذات میں اندراج ہوا ہے۔ یا نہیں اپنی جماعت کو مردم شماری کی ایک فہرست مجھے بھی ایک ہفتہ کے اندر اندر بھیجدیں۔ تاکہ یہاں ہم دیکھ سکیں۔ کہ تمام ضلع کے احمدیوں کا اندراج سرکاری کاغذات میں ٹھیک ہوا ہے یا نہیں۔ اور اگر کوئی فروگذاشت یا غلطی سرکاری شمار کنندوں کی پائی جائے۔ تو اس کی تلافی اور تصحیح کے واسطے مناسب کارروائی کی جائے۔

یہاں جو فہرست بھیجیں اس میں ہر مکان کا مردم شماری والا نمبر بھی دیں۔ تاکیداً عرض ہے۔

مردم شماری کے موقعہ پر خانہ پُری کراتے وقت حسب ذیل دو خانوں کا خاص طور پر خیال رکھا جائے۔

(۱) خانہ ۴ "مذہب و فرقہ" اس میں "مسلمان احمدی" لکھا یا جائے۔ خیال رکھیں۔ کہ "احمدی" لکھنے سے رہ نہ جائے۔

(۲) خانہ ۱۶ "آیا خواندہ ہے" اس میں "اردو" لکھا یا جائے خیال رکھا جائے۔ کہ شمار کنندہ "ہندی" نہ لکھدے۔

آپ کے فوری تعاون اور توجہ کی ضرورت ہے۔

خاکسار شیخ محمد حسین سکرٹری امور عامہ۔ جماعت احمدیہ ملتان
پتہ۔ معرفت ایس اللہ دتا۔ محمد اقبال صاحبان سوداگران چرم۔
لوہاری دروازہ۔ ملتان شہر

# ضلع منٹگمری کے احمدی احباب سے

ضلع منٹگمری کے تمام احمدی دوستوں سے گذارش ہے۔ کہ اپنے مکمل پتے تحریر فرمائیں۔ تاکہ تبلیغ کے متعلق ایک مکمل نظام قائم کیا جا سکے۔ جہاں تک جلد ممکن ہو۔ توجہ فرمائی جائے۔

خاکسار غلام حسین سکرٹری تبلیغ نقشہ نویس محکمہ نہر منٹگمری

# علمِ کواکب سے ایک اعتراض کا جواب

مجھ سے سوال کیا گیا ہے۔ کہ جناب مرزا صاحب نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۰۱ پر پیدائش آدم کے متعلق بیان کرتے ہوئے جو یہ لکھا ہے " چھٹا دن جو ستارہ سعد اکبر کا دن ہے۔ یعنی مشتری کا دن قریب الاختتام ہوگیا" اس پر اعتراض یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ کواکب سبعہ یعنی قمر جو پہلے آسمان کا نیرّ اعظم ہے۔ عطارد جو دوسرے آسمان کا نیرّ اعظم ہے۔ زہرہ تیسرے آسمان کا۔ آفتاب چوتھے کا۔ مریخ پانچویں کا۔ مشتری چھٹے کا۔ اور زحل ساتویں کا۔ ان کواکب کی نسبت بلحاظ ایام کے یہ ہے۔ کہ یکشنبہ آفتاب کی طرف منسوب ہے۔ دوشنبہ قمر کی طرف۔ سہ شنبہ مریخ کی طرف۔ چہار شنبہ عطارد کی طرف پنجشنبہ مشتری کی طرف۔ جمعہ یعنی آدینہ زہرہ کی طرف اور شنبہ یعنی ہفتہ زحل کی طرف۔ اس صورت میں ظاہر ہے۔ کہ مشتری ستارہ کا دن جمعرات ہے۔ نہ کہ جمعہ۔ اور زہرہ کا دن جمعہ ہے۔ پس جناب مرزا صاحب کا یہ لکھنا کہ چھٹا دن یعنی جمعہ مشتری کا دن ہے۔ علم کواکب کے لحاظ سے غلط نسبت ہے۔

اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئے۔ یہ ترتیب جو پیش کردہ صورت میں سمجھی گئی ہے۔ گو از روئے علم نجوم جو عام طور پر ترویج یافتہ ہے۔ اسے علیٰ سبیل التنجوز صحیح تسلیم کریں۔ لیکن اس کی بنا از روئے حقیقت مفروضات کی حیثیت سے زیادہ متصور نہیں ہوسکتی۔ حکماء یونان کی تحقیق جو علم ہیئت یعنی علم الافلاک علم کواکب و تنجیم کے متعلق متداول طور پر تسلیم ہوتی آئی ہے۔ موجودہ تحقیقات کے رُو سے غلط اور بہت کچھ قابل اصلاح ثابت ہوچکی ہے۔

اصحاب علم تنجیم اور علم جفر سے بعض کی کتب جیسا انوار النجوم نیر اعظم مفتاح الجفر۔ مفتاح الاستخراج۔ کوکب دری وغیرہ کو ۱۳۱۲-۱۳ھ میں میں بھی ایک خاص اشتیاق کے ساتھ زیر مطالعہ رکھتا تھا۔ اور ایک حد تک بقدر استطاعت آگاہی بھی حاصل کی۔ علم نجوم کے علاوہ علم جفر کے ہر دو حصے یعنی علم اخبار اور علم آثار اور اس میں کواکب سبعہ کے تناسبات سے اجوبہ مطلوبہ کا استخراج از روئے ابجدات جو ابجد۔ ابتث۔ اہطم القیغ وغیرہ عشرہ انواع تک مذکور ہیں۔ اور از روئے جفر جامع تکسیر تناسبات ساٹھ قسم ہیں۔ اور جن میں بہ تناسب منازل کواکب سبعہ و مدارج شرف و ہبوط و بنظر تثلیث و تسدیس و ترتیب جداول تخفیف بقاعدہ میزان اساس و نظیرہ و مستحصلہ و تکسیر و زمام و بقاعدہ ترفع و ترقی و تنزل از آحاد تا عشرات و مأت و آلاف و بصورت برعکس از آلاف و مأت و عشرات تا آحاد و بطریق استخراج حروف از ردایا و قلوب و تقلب یمین و یسار و بہ تکسیر حرف و حرفین علےٰ مثلہ و بقاعدہ زبر و بینات حروف ملفوظی و مکتوبی و مسروری کے حروف اور اعداد کی ابجد از ابجدات کے رُو سے مجھے واقفی ہوئی۔ اور کچھ عرصہ تک محک تجربہ پر اس کی تحقیق کرتا رہا۔

ایسا ہی علم رمل میں بھی جہاں تک بروج اور کواکب کا تعلق اور ان کی تاثیرات کو وابستگی ہے۔ ان کے متعلق واقفیت حاصل کی۔ چنانچہ انوار الرمل جیسی مبسوط کتاب اور سراج الرمل اور اشراق الرمل وغیرہ کو نہ صرف پڑھا۔ بلکہ بعض شائقین کو کسی قدر پڑھایا بھی۔ سو جہاں تک مجھے علم ہُوا۔ میں نے استخراج اجوبہ کے مسئلہ کو تو استخارہ مجوبانہ سے زیادہ کسی حیثیت میں نہ پایا۔ اور نہ سمجھا جس کے مقابل استخارہ مسنونہ کو استخارہ عارفانہ کی حیثیت میں سمجھا کرتا ہوں۔

باقی رہا کواکب سبعہ کی نسبت بلحاظ ایام کے۔ سو ایک عرصہ تک میں نے بڑے بڑے منجمین سے اور بڑے بڑے ماہرین جفر و رمل سے دریافت کیا ہے۔ کہ جب سمٰوات سبعہ کے طبقات کے لئے کواکب سبعہ کی ترتیب یہ ہے۔ کہ قمر فلک اول پر۔ عطارد فلک دوم پر۔ زہرہ فلک سوم پر۔ شمس یعنی آفتاب فلک چہارم پر۔ مریخ فلک پنجم پر۔ مشتری فلک ششم پر۔ اور زحل فلک ہفتم پر۔ تو اس ترتیب کو ایام سبعہ میں کیوں ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ جس کا جواب کسی سے بھی نہ ملا۔ علامہ جلدکی جنہوں نے علم کیمسٹری پر بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ اور سبعہ سیارہ کی تاثیرات کے ماتحت نجوم الارض یعنی نباتات کی تقسیم کا مسئلہ نہایت تفصیل سے پیش کیا ہے۔ چنانچہ ان کی کتاب المصباح فی علم المفتاح اور البدر المنیر وغیرہ میرے پاس بھی ہیں۔ انہوں نے باوجودیکہ حقائق الاشیاء کے مسئلہ کو علم نباتات کے دقائق کی تحقیق میں بہت کچھ بڑھ کر پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اس معمہ کو وہ بھی حل نہ کرسکے۔ کہ ایام سبعہ کی ترتیب کواکب سبعہ کی ترتیب سے کیسے متناسب ہوسکتی ہے۔ کیونکہ ایام سبعہ سے پہلا دن یکشنبہ یعنی اتوار ہے۔ اور اس کا کوکب آفتاب ہے۔ جو فلک چہارم پر ہے۔ دوسرا دن دوشنبہ یعنی سوموار ہے جس کا کوکب قمر یعنی چاند ہے۔ جو فلک اول پر ہے۔ ایسا ہی تیسرا دن سہ شنبہ یعنی منگلوار ہے جس کا کوکب مریخ ہے۔ جس کا فلک پنجم ہے۔ چوتھا دن چہار شنبہ ہے۔ جس کا کوکب عطارد ہے ہے۔ اور اس کا فلک دوئم ہے پانچواں دن پنجشنبہ یعنی جمعرات ہے جس کا کوکب مشتری ہے۔ اور اس کا فلک ششم ہے۔ چھٹا دن جمعہ ہے جس کا کوکب زہرہ ہے۔ جس کا فلک سوئم ہے۔ ساتواں دن ہفتہ ہے جس کا کوکب زحل ہے۔ اور اس کا فلک بھی ہفتم ہے۔

اب معترض صاحب بتائیں۔ یہ کیا گورکھ دھندا ہے۔ ذرا اسے کسی منجم اور جفار اور رمّال سے حل تو کرائیں۔ پھر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے کلام اقدس پر اعتراض پیش کرنے کا انہیں حق حاصل ہوسکتا ہے۔ اس پیش کردہ صورت میں اعتراض کرنا کسی معیار صحیح اور قواعد حقہ کی رُو سے نہ ہونے کی وجہ سے خود غلط اور قابل اعتراض ہے۔ تاہم جواباً اور افادۃً کچھ عرض کردیا جاتا ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں ستارہ مشتری کا دن چھٹا اور جمعہ کا دن لکھا ہے۔ وہاں آپ نے قرآن کریم کی آیت فقضٰھن سبع سمٰوات فی یومین الخ کی تفسیر فرماتے ہُوئے ایام خلق و پیدائش سے سمٰوات سبع کو آخری دو دنوں میں بنانے کا ذکر کیا ہے۔ اور وہ دن پانچواں اور چھٹا ہے۔ یعنی جمعرات اور جمعہ اور یہ مسلّم ہے۔ کہ مشتری چھٹے آسمان پر ہے۔ اور زحل ساتویں آسمان پر۔ اور زحل کا دن سبت ہے۔ جو خلق اور پیدائش کے کام سے فراغت کا دن ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا مشتری کو جمعہ کی طرف منسوب کرنا بلحاظ اس نسبت کے ہے۔ جو مشتری کو فلک ششم سے ہے۔ اور جمعہ کو ایام سبعہ میں بمرتبہ روز ششم۔ اور اسی نسبت کو ملحوظ رکھتے ہوئے جمعہ کے عصر کا وقت جو آدمؑ کی پیدائش کا وقت ہے۔ اسے مشتری اور زحل ہر دو کی اجتماعی حالت کے لحاظ سے جامع جمال و جلال ساعت کے معنوں میں تسلیم کیا گیا ہے۔ اور آیت خلقت بیدای کے ماتحت خدا تعالےٰ کے دو ہاتھوں یعنی صفات جمالیہ و جلالیہ کی تجلی کا مظہر۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس نے اس موقعہ پر نہایت ہی وضاحت کے ساتھ بیان فرمادیا ہے۔ جو قاری کے لئے کافی وافی ہے۔

ایام سبعہ کا تناسب کواکب سبعہ کے ساتھ جس ترتیب کے لحاظ سے ہوسکتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آفتاب جو کوکب فلک چہارم ہے وہ فلک چہارم پر ہونے سے ساتوں افلاک کے وسط میں پایا جاتا ہے۔ اور اس ترتیب سے تین آسمان نیچے اور تین اوپر ہوئے۔ اور قمر جو کوکب فلک اول ہے۔ وہ بلحاظ نیابت درجہ میں آفتاب سے دوسرے درجہ پر ہے۔ اب ترتیب ایام سبعہ کو کواکب سبعہ سے اس منہاج پر درست کیا گیا کہ کوکب فلک چہارم جو مرکزی حیثیت پر ہے۔ اس سے ایام کی ابتدا کی گئی۔ اور دوسرا دن اس کے نائب اکبر یعنی قمر کے لئے مقرر کیا گیا۔ اس کے بعد بقاعدہ جفر تکسیر حروف کے طریق پر ایک دن سورج کے کوکب کے لئے اور ایک دن قمر کے بعد کے کوکب کے لئے۔ چنانچہ تیسرا دن آفتاب کے بعد کے کوکب کے لئے لیجئے جو پانچویں آسمان پر ہے یعنی مریخ جس کا دن سوموار کے بعد منگل مقرر ہوا۔ اور چوتھا دن قمر کے بعد کے کوکب کے لئے جو عطارد ہے۔ اور جو چاند سے اوپر دوسرے آسمان پر ہے۔ اور جس کا دن بدھ یعنی چہار شنبہ منگل کے بعد مقرر کیا گیا۔ پھر سورج کے بعد تیسرا ستارہ مشتری جو چھٹے آسمان پر ہے اس کا دن پنجشنبہ ہے۔ جو عطارد کے بعد مقرر کیا گیا۔ پھر قمر کے بعد تیسرا ستارہ زہرہ جو تیسرے آسمان پر ہے۔ اس کے لئے روز آدینہ ہے۔ جو پنجشنبہ کے بعد مقرر کیا گیا۔ پس ایک دن سورج کے بعد کے ستارہ کا اور ایک دن قمر کے بعد کے ستارہ کا رکھا گیا۔ اور اس ترتیب سے آخر میں زحل جو ساتویں فلک کا ستارہ ہے۔ سبت کے لئے رہ جاتا ہے۔ جو ساتواں دن ہے۔ پس یہ ہے۔ وہ تناسب جو ایام سبعہ کو کواکب سبعہ سے ہے۔ اور یہ مطلق کسی کتاب سے منقول نہیں بجز اس کے کہ یہ محض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے فیوضات روحانیہ اور برکات سماویہ کے اثر سے ہے۔ والحمد للہ علےٰ ذالک ثم کذالک ؞

(خاکسار: ابو البرکات غلام رسول راجیکی)

# فہرست مبائعین گذشتہ ہفتہ

| نمبر | نام | سکونت |
|---|---|---|
| ۳۹۱ | غلام علی صاحب | لاہور |
| ۳۹۲ | رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد علی صاحب | ضلع سرگودھا |
| ۳۹۳ | حاکم بی بی صاحبہ زوجہ چودہری نتھے خان | " " |
| ۳۹۴ | احمد الدین صاحب محافظ مسجد | " " |
| ۳۹۵ | محمد انور خان صاحب | ضلع سیالکوٹ |
| ۳۹۶ | حشمت علی صاحب۔ سمارنگ۔ | جاوا |
| ۳۹۷ | غلام صادق صاحب | ضلع بارہ مولہ۔ کشمیر |
| ۳۹۸ | حافظ غلام یٰسین صاحب | " " |
| ۳۹۹ | محمد اکرم خانصاحب۔ بی۔ اے۔ نیروبی۔ | افریقہ |
| ۴۰۰ | قاضی علی محمد صاحب | گوجرانوالہ |
| ۴۰۱ | میاں غلام حسین صاحب | ضلع ہوشیارپور |
| ۴۰۲ | غلام احمد صاحب | " سیالکوٹ |
| ۴۰۳ | عبد الغفار صاحب | " " |
| ۴۰۴ | محمد عمر خانصاحب | سری نگر کشمیر |
| ۴۰۵ | عبد القادر خان صاحب | ضلع ہزارہ |
| ۴۰۶ | عبد الرحیم صاحب | " " |
| ۴۰۷ | ہدایت اللہ صاحب | " " |
| ۴۰۸ | جنت خاتون صاحبہ بنت امیر صاحب | " ملتان |
| ۴۰۹ | نور محمد صاحب۔ | اڑیسہ |
| ۴۱۰ | محمد حسن صاحب | " |
| ۴۱۱ | مولا بخش صاحب | ضلع سیالکوٹ |
| ۴۱۲ | ناظر حسین صاحب | " " |
| ۴۱۳ | اللہ دتا صاحب | " " |
| ۴۱۴ | محمد شفیع صاحب | " " |
| ۴۱۵ | ابراہیم صاحب | " " |
| ۴۱۶ | ابراہیم صاحب جٹ | " " |
| ۴۱۷ | محمد یعقوب صاحب | " " |
| ۴۱۸ | خیر الدین صاحب | " " |
| ۴۱۹ | خیر الدین صاحب | " " |
| ۴۲۰ | چودہری پیر محمد صاحب چیمہ | " گوجرانوالہ |
| ۴۲۱ | حسین بخش صاحب | " شاہ پور |
| ۴۲۲ | شیر محمد صاحب | " گورداسپور |
| ۴۲۳ | اسید علی خانصاحب | " جالندھر |
| ۴۲۴ | عبد اللطیف صاحب | " " |
| ۴۲۵ | محمد منصف صاحب | ضلع ہوشیارپور |
| ۴۲۶ | نظام الدین صاحب | " " |
| ۴۲۷ | غلام جیلانی خانصاحب | " " |
| ۴۲۸ | محمد رمضان صاحب | ضلع جالندھر |
| ۴۲۹ | چودہری حکیم اللہ صاحب نمبردار۔ | " " |
| ۴۳۰ | محمد سلیمان خانصاحب | " ہوشیارپور |
| ۴۳۱ | حافظ محمد اشرف صاحب | " شاہ پور |
| ۴۳۲ | ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب | " " |
| ۴۳۳ | فضل دین صاحب | " سیالکوٹ |
| ۴۳۴ | صدر دین صاحب | " " |
| ۴۳۵ | شیخ محمد یار صاحب | " جھنگ |
| ۴۳۶ | احمد یار صاحب | " " |
| ۴۳۷ | ولی محمد صاحب | " " |
| ۴۳۸ | عبد اللہ صاحب مستری | " " |
| ۴۳۹ | نور زمان صاحب | " " |
| ۴۴۰ | مستری محمد یار صاحب | " " |
| ۴۴۱ | مستری سلطان احمد صاحب | " " |
| ۴۴۲ | بشیر احمد صاحب | سیالکوٹ |
| ۴۴۳ | غلام قادر صاحب | ضلع ملتان |
| ۴۴۴ | میاں خانصاحب | " اٹک |
| ۴۴۵ | سید ضیاء الحسن صاحب | ڈیرہ اسمٰعیلخان |
| ۴۴۶ | غلام رسول صاحب | ضلع شیخوپورہ |
| ۴۴۷ | محمد یوسف صاحب | امرتسر |
| ۴۴۸ | عبد الغفور صاحب | " |
| ۴۴۹ | خان ملک صاحب | ضلع اٹک |
| ۴۵۰ | اولیا خان صاحب | " " |
| ۴۵۱ | ظہور احمد صاحب | گجرات |
| ۴۵۲ | دل محمد صاحب | پونچھ ریاست |
| ۴۵۳ | شاہ محمد صاحب | " |
| ۴۵۴ | ابراہیم صاحب | " |
| ۴۵۵ | دین محمد صاحب | ریاست جموں |
| ۴۵۶ | ملک عبد العظیم صاحب | ضلع سیالکوٹ |
| ۴۵۷ | ہریا پسر گگا ندھی | ضلع امرتسر |
| ۴۵۸ | برکت بی بی زوجہ ہریا مذکور | " " |
| ۴۵۹ | طالعہ بی بی صاحبہ | ضلع امرتسر |
| ۴۶۰ | غلام بی بی صاحبہ | " " |
| ۴۶۱ | شیخ عبد الرشید صاحب اختر | ضلع سیالکوٹ |
| ۴۶۲ | شیخ بشیر احمد صاحب | " " |
| ۴۶۳ | مستری محمد رمضان صاحب | " گورداسپور |
| ۴۶۴ | مستری محمد بوٹا صاحب | " " |
| ۴۶۵ | شہاب الدین صاحب | " " |
| ۴۶۶ | فضل الدین صاحب | " " |
| ۴۶۷ | حسین سراج صاحب | " " |
| ۴۶۸ | محمد الدین صاحب | " " |
| ۴۶۹ | رحمت بیگم صاحبہ اہلیہ محمد الدین صاحب | " " |
| ۴۷۰ | حسن محمد صاحب | ریاست جموں |
| ۴۷۱ | خیر الدین صاحب | ضلع گورداسپور |
| ۴۷۲ | حسن محمد صاحب | ریاست پونچھ |
| ۴۷۳ | محبوب علی صاحب | ضلع امرتسر |
| ۴۷۴ | محمد خلیل خان صاحب | گجرات |
| ۴۷۵ | بگا صاحب | ریاست جموں |
| ۴۷۶ | عبد الرحمٰن صاحب | [illegible] |
| ۴۷۷ | نذیر احمد صاحب | ضلع گورداسپور |
| ۴۷۸ | مرزا عزیز الدین صاحب | " |
| ۴۷۹ | ملک عبد الحکیم صاحب | ضلع سیالکوٹ |
| ۴۸۰ | محمد عبد اللطیف صاحب | " شیخوپورہ |
| ۴۸۱ | عبد الحق صاحب | " سیالکوٹ |
| ۴۸۲ | کرم داد صاحب | " سرگودھا |
| ۴۸۳ | محمد الدین صاحب | " " |
| ۴۸۴ | ملک علم الدین صاحب | " گجرات |
| ۴۸۵ | دھالہ صاحب | " " |
| ۴۸۶ | خان محمد صاحب | " گجرات پنجاب |
| ۴۸۷ | حاکم دین صاحب | " " |
| ۴۸۸ | سلطان احمد صاحب | ضلع گوجرات |
| ۴۸۹ | سردار خان صاحب | " " |
| ۴۹۰ | لال دین صاحب | ضلع لائلپور |
| ۴۹۱ | نور محمد صاحب | ضلع شیخوپورہ |
| ۴۹۲ | محمد قاسم صاحب | ضلع لائلپور |
| ۴۹۳ | ملک حبیب اللہ صاحب | ضلع منٹگمری |
| ۴۹۴ | ملک محمد شفیع صاحب | ضلع گوجرانوالہ |
| ۴۹۵ | مختار احمد صاحب | ضلع لائلپور |
| ۴۹۶ | احمد الدین صاحب | ضلع گوجرانوالہ |
| ۴۹۷ | عبد الباسط صاحب | ضلع سیالکوٹ |
| ۴۹۸ | اسمٰعیل صاحب | ضلع گورداسپور |
| ۴۹۹ | عبد الکریم صاحب | ضلع گجرات پنجاب |
| ۵۰۰ | محمد عظیم صاحب | ضلع شیخوپورہ |
| ۵۰۱ | میراں بخش صاحب | جہلم |
| ۵۰۲ | عبد الرشید صاحب | ضلع گوجرانوالہ |
| ۵۰۳ | لال الدین صاحب | ضلع لائلپور |
| ۵۰۴ | محمد خان صاحب | ضلع شیخوپورہ |
| ۵۰۵ | مستری رحمت علی صاحب | ضلع سیالکوٹ |
| ۵۰۶ | چوہدری غلام قادر صاحب | " " |
| ۵۰۷ | میاں برکت اللہ صاحب رڈو گیکو | ضلع گوجرانوالہ |
| ۵۰۸ | محمد عبد اللہ صاحب | " " |
| ۵۰۹ | مہر صاحب | ضلع گورداسپور |
| ۵۱۰ | لبھو صاحب | " " |
| ۵۱۱ | حسن محمد صاحب | " " |
| ۵۱۲ | خداداد صاحب | " " |
| ۵۱۳ | غلام احمد صاحب | ضلع سرگودھا |
| ۵۱۴ | احمد حسین شاہ صاحب | ریاست پٹیالہ |
| ۵۱۵ | انور حسین شاہ صاحب | " " |
| ۵۱۶ | چراغ الدین صاحب | ضلع گوجرانوالہ |
| ۵۱۷ | فتح محمد صاحب | ضلع گوجرات |
| ۵۱۸ | چودہری خان صاحب | ضلع جہلم |
| ۵۱۹ | منشی کرم الٰہی صاحب | ضلع گوجرات |
| ۵۲۰ | منشی احمد الدین صاحب | " " |
| ۵۲۱ | نیک عالم صاحب | " " |
| ۵۲۲ | میاں ملاں صاحب | پونچھ ریاست |
| ۵۲۳ | حاجی غلام مولیٰ صاحب | نتھال پرگنہ |
| ۵۲۴ | لال خان ولد امیر علی صاحب | ضلع گوجرات |
| ۵۲۵ | کریم اللہ صاحب | " " |
| ۵۲۶ | جان محمد صاحب | " " |
| ۵۲۷ | عبد اللہ صاحب | ضلع گوجرات |
| ۵۲۸ | غلام مصطفےٰ صاحب | " " |
| ۵۲۹ | محمد سکندر حسین صاحب | اڑیسہ |
| ۵۳۰ | راجہ فیروز خان صاحب | جہلم |
| ۵۳۱ | حکیم رحمۃ اللہ صاحب | ضلع ہوشیارپور |
| ۵۳۲ | اللہ رکھا صاحب | ضلع سیالکوٹ |
| ۵۳۳ | عبد الستار صاحب | ڈیرہ اسمٰعیل خان |
| ۵۳۴ | مرزا خورشید بیگ صاحب | فیروزپور |
| ۵۳۵ | پائندہ خان صاحب | اپر برما |
| ۵۳۶ | شیخ سراج الدین صاحب | ضلع ملتان |

(باقی)

## بچوں کی تربیت ماؤں کا سب سے مقدم فرض ہے

دلکشا ہیر آئل بہترین تیل ہے۔ دانتوں کی حفاظت کے لئے دلکشا سنون استعمال کریں:۔

لیکن کوئی ماں بچے کی تربیت کے فرض سے پوری طرح سبکدوش نہیں۔ جب تک کہ ان کی صحت درست نہ ہو۔ کون سی ماں ہے۔ جو یہ نہیں چاہتی۔ کہ اس کا بچہ اعلےٰ سے اعلےٰ درجہ کو پہنچے۔ وجہ کیا ہے۔ کہ ہمارے ملک کی اکثر مائیں۔ اس فرض کے ادا کرنے سے قاصر رہتی ہیں۔ صرف اس وجہ سے کہ ہمارے ملک کی عورتوں کی صحت کی قدر نہیں۔ اور جب عورت کی صحت اچھی نہ ہو تو وہ کوئی کام اچھی طرح نہیں کر سکتی۔ ان کی طبیعت چڑچڑی اور زود رنج ہو جاتی ہے۔ ان کا دودھ صحت افزا نہیں ہوتا۔ ان کے کام میں چستی نہیں ہوتی۔ ان کا دماغ تیزی سے کام نہیں کرتا۔ ان سب امراض کا علاج کنارسی رونس ہے۔ اس کے استعمال سے خون بڑھتا ہے۔ دودھ زیادہ اور تندرست ہوتا ہے۔ ایام کی زیادتی یا کمی یا درد کی شکایت سب جاتی رہتی ہیں۔ دماغ میں طاقت آتی اور ذہن تیز ہوتا ہے۔ جسم میں چستی پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ ارادہ اور ہمت جس کے بغیر بچے کی صحیح تربیت نہیں ہو سکتی۔ پیدا ہوتے ہیں۔ پس ہر کمزور ماں کو چاہیئے۔ اپنے لئے نہیں تو اپنے بچے کے لئے کنارسی رونس استعمال کرے ؛

قیمت فی شیشی علاوہ محصولڈاک عہ

نوٹ:۔ اپنے ہاں کے دوافروش سے یا اس سے نہ ملے۔ تو ہم سے طلب کریں:۔

## ہماری ایجاد کے متعلق بعض معززین کی رائے

جناب احمد علی صاحب نمبردار بازید چک فرماتے ہیں۔ کہ میں نے بذریعہ ڈاکٹر صاحب کنارسی رونس دوا بحالت بیماری جو کئی وجہ سے تھی۔ اعضاء میں عام تکلیف تھی۔ جب سے استعمال کی ہے۔ میں اپنے سچے دل سے تحریر کرتا ہوں۔ از حد فائدہ ہوا ہے۔ حالانکہ میری عمر اس وقت تقریباً ستر سال کی ہے اور بہت کمزوری ہو گئی تھی۔ لیکن اب بفضل تعالیٰ بالکل صحت ہے۔ (۲) شیخ عبد الرحمٰن خاں ہوشیارپور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے رحیم یار خاں سے آپ کو تحریر کیا تھا۔ کہ ہوشیارپور پہونچ کر میں آپ کو کنارسی رونس کے متعلق اطلاع دونگا۔ لہٰذا میں آپکی اطلاع کے واسطے تحریر کرتا ہوں۔ کہ اس وقت بڑا فائدہ ہے۔ اس لئے تکلیف دی جاتی ہے۔ کہ ایک شیشی فی الحال اور روانہ کر دیجئے۔

(۳) جناب محمد الدین ٹیلر ماسٹر ٹیلرنگ ہاؤس بیرون دہلی دروازہ لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے سنون دلکشا پرفیومری کمپنی کا حافظ ملک محمد صاحب سے ایک شیشی خرید کر بیس روز تک استعمال کی جس سے میرے جو دانت ہلتے تھے۔ خوب جم گئے اور مجھے حیرت انگیز فائدہ محسوس ہو رہا ہے ؛

(۴) محمد عبد القادر صاحب کاتب بہاولپور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے عبد الرحمٰن صاحب بھٹی کمپنی دلکشا پرفیومری قادیان ضلع گورداسپور پنجاب سے تیل دلکشا ہیر آئل خریدا ہے۔ جو نہایت عمدہ ہے۔ اسمیں کوئی ایسی ملاوٹ نہیں۔ جو نقصان دہ ہو۔ عام اشتہار بازوں کے مبالغوں سے مبرا ہے۔ اور خوشبو بھی چھ روز تک قائم رہتی ہے۔ علاوہ اسکے سرمہ نورانی بھی میرے تجربہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ؛

**مینیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان ضلع گورداسپور**

## تجارت کرو اور فائدہ اٹھاؤ

### عید پر اپنی اور اہل و عیال کی ضروریات پوشیدنی ارزاں قیمت میں پوری کرو

کٹ پیس کا تازہ چالان جس میں نئے ڈیزائن۔ اعلیٰ اور عمدہ قسم کا کم خرچ بالانشین مال ہے۔ آگیا ہے۔ نرخ مقابلتاً ارزاں ہیں ہماری پچاس روپیہ مالیت کی چھوٹی گانٹھ کے کٹ پیس میں آپ کے ایک صد روپیہ کے پارچات تیار ہو سکیں گے۔ دوکاندار اور بیوپاری دو صد روپیہ مالیت کی گانٹھ بطور نمونہ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ کرایہ ریل بذمہ کمپنی ہوگا۔ زرچہارم ہمراہ آرڈر پیشگی آنا ضروری ہے۔ کل رقم پیشگی موصول ہونے پر ۱ روپیہ فی صدی کمیشن ملے گا اور تعمیل آرڈر جلد ہوگی ؛

تنخواہ یا کمیشن پر کام کرنیوالے ایجنٹوں کی ہر مقام کیلئے ضرورت ہے

ایک ٹکٹ بھیج کر ہماری تازہ لسٹ اور قواعد طلب کریں:۔

ملنے کا پتہ: **امریکن کمرشیل کمپنی بمبئی نمبر ۱۱**

## سرمہ نور (رجسٹرڈ)

قادیان کی سب سے بڑی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہماری آنکھیں ہم کو بے وقت دغا نہ دیں۔ بصارت کم ہو نہ کیچڑ اور رطوبت اور چرک آلودہ رہیں تو سرمہ نور کا استعمال ابھی سے شروع کر دیں۔ بیشمار شہادتیں ثابت کر رہی ہیں اور تجربہ آپکو بھی واضح کر دیگا کہ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ سرخی۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ خارش۔ پانی بہنا۔ ککرے۔ ابتدائی موتیابند۔ پڑبال۔ درد۔ ورم اندھراتا۔

غرض کل امراض چشم کیلئے سرمہ نور بے نظیر علاج ہے

## طاقت کی گولی (رجسٹرڈ)

### نہایت قیمتی اور ہر دلعزیز اجزاء کا مرکب

اس کے سامنے ہزاروں یاقوتیاں اور مقویات ہیچ ہیں۔ قوت پیدا کرنیکے علاوہ تمام اعضاء رئیسہ اور کھوئی ہوئی طاقت کو ترو تازہ کر کے دوبارہ زندگی کا لطف دکھا دیتی ہے ہر قسم کی کمزوری اور اس کے اندرونی اسباب خدا کے فضل سے قطعیۃً دور ہو جاتے ہیں

فی شیشی دو روپے

ملنے کا پتہ **شفاخانہ رفیق حیات قادیان (پنجاب)**

## ایک نظر ادھر بھی

آسانی سے روٹی کماؤ۔ پیٹ بھر کھاؤ۔ مرغی خانہ بنا لو۔ اور اپنا کما کما لو۔ بغیر نوکری اگر سینکڑوں روپیہ ماہوار کمانا چاہتے ہو تو لاثانی مکمل اور جامع کتاب رہنمائے مرغی خانہ باتصویر ایڈیشن دوم ۱۵۰ صفحہ کی، آج ہی ایک روپیہ میں خرید کر فائدہ اٹھاؤ۔ ولایتی و امریکن مرغیاں۔ ۳۰۰ تک سال میں انڈے دینوالی اور تازہ بچے نکلوانے کیلئے انڈے بارعایت خرید فرماویں۔

**مینیجر پنجاب پولٹری فارم سرگودھا**

## اولادِ نرینہ

جب حمل قرار پا چکے۔ تو حاملہ کو دوسرے مہینہ کے درمیان یہ دوائی صرف ایک ہی دفعہ کھلا دینے سے خدا تعالےٰ کی حکمت کاملہ سے امید واثق ہے۔ لڑکا پیدا ہوگا۔ اور اولاد نرینہ کے آرزومند اس نعمت الٰہی سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔

قیمت صرف دس روپے معہ محصولڈاک ؛

**مینیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا**

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولوی نورالدین صاحب مرحوم شاہی حکیم کی مجرب محافظ اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب مقبول اور مشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریباً ۱۰ تولہ خرچ ہوتی ہیں ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جاویگا :۔

## حب مقوی اعصاب

### فولاد کی گولیاں

یہ گولیاں پٹھوں کو قوت دیتی ہیں۔ بدن کی عام کمزوری کو دور کرتی ہیں۔ جوڑوں کا درد۔ درد کمر۔ تمام بدن کا درد ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتا ہے۔ یہ گولیاں خون پیدا کرنے چست و توانا بنانے رنگ سرخ کرنے کے علاوہ دماغ کے لئے خاص علاج ہیں۔ :۔

قیمت پچیس گولیاں ایک روپیہ آٹھ آنہ

عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

## ترقی کا راز

سپورٹس کی اشیاء رعایتی قیمتوں پر احمدی فرم سے حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خرید فرماویں۔ انگلستان جس چیز کے ذریعہ ترقی کر کے ¼ حصہ دنیا پر قابض ہوا۔ وہ سپورٹس ہے اس لئے احباب سپورٹس مین بننے کی کوشش کریں :۔

| | | |
|---|---|---|
| والی بال کیس زرد رنگ ۱۲ پینل اول درجہ | فی عدد | سہ |
| " " " " " " دوم " | " | عشار |
| " " رنگین سرخ و سبز درجہ اول | " | عہر |
| " رینٹ عمدہ اول درجہ فیتہ دو طرفی | " | صہر |
| " " " دوم " " یک طرفہ | " | للعہ |
| " " " " سوم " " " | " | سے ر |
| بلیڈر نمبر ۵ برائے والی بال نمبر ۵ | " | ۱۲ ار |
| ہاکی سٹکس لیدر سیون اول درجہ رگدار عمدہ قسم | " | بہر |
| " " " " دوم " درجہ " " | " | سے ر |
| " لیدر بونڈ " اول " عمدہ قسم | " | عہر |
| " " " " دوم " | " | عشار |
| " بال سفید چمڑہ اول " ریکارڈ کراؤن | " | عہر |
| " " " " دوم سولجر " | " | عشار |
| " " " سوم " پاپولر | " | عہر |

نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ

## انیس عالم

ایام ماہواری کی خرابی۔ کمی۔ بیشی دور کرنے کے لئے ایک امریکن مجرب دوا ہے۔ ایک ماہ کی خوراک قیمت عہر محصول معاف :۔

ملنے کا پتہ

ڈاکٹر محمد حسن احمدی ایم ڈی

اتیج۔ ایس ڈاک خانہ بیری اکبرپور کانپور

## بے روزگاری سے نجات

### گھر بیٹھے تجارت کر کے فائدہ اٹھائیے

کٹ پیس کا بنا مال اور بالکل نئے اور دلکش ڈیزائن۔ مال نہایت اعلیٰ اور قیمتیں پہلے سے کم۔ دوکاندار اصحاب کے لئے نادر موقعہ ہے۔ نمونہ کی گانٹھ جس میں مختلف قسم کے کٹ پیس ہیں۔ قیمت ڈیڑھ سو روپیہ۔ اس سے بڑی گانٹھ کی قیمت تین سو روپیہ یہ تھوک فروشی نرخ ہیں۔ مال میں حسب خواہش تبدیلی ہو سکتی ہے۔ اپنی مارکٹ کی ضروریات لکھ بھیجیے۔ ولایت اور امریکہ کی پوری سربند گانٹھیں آٹھ سو سے ہزار روپیہ تک۔ اور ان میں اڑھائی فی صدی رعایت ہوگی۔ سب روپیہ پیشگی آنے پر دو روپیہ سینکڑہ مزید ڈسکاؤنٹ اور مال کی روانگی میں ترجیح دی جائے گی۔ دس فی صدی روپیہ بہر حال پیشگی آنا چاہیئے۔

#### غیر تاجر اصحاب

اور چھوٹے مقامات کے دوکاندار چھوٹی گانٹھیں منگوائیں قیمت پچاس روپیہ فی گانٹھ۔ جس میں نہایت مفید کپڑا ہوگا ایک گانٹھ میں گھر کے سب چھوٹے بڑوں کی ضروریات پوری ہو سکتی ہیں۔ :۔

کم خرچ بالا نشین:۔ زنانہ مردانہ حسب منشاء لمبائی کے ٹکڑے بھیجے جائیں گے۔ ایک گانٹھ منگوا کر دیکھئے۔ کتنی بچت ہوتی ہے۔

نوٹ:۔ جملہ آرڈروں پر کرایہ مال گاڑی اور نصف کرایہ سواری گاڑی ہمارے ذمہ۔ کل قیمت مال پیشگی بھیجنے والے کو دو فی صدی مزید کمیشن دی جائے گی۔ معقول تنخواہ اور کمیشن پر ہر چھوٹے بڑے مقام میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے :۔

دی اینگلو امریکن ٹریڈنگ کمپنی بمبئی نمبر ۸

## حج پر جانے والے احمدی احباب

اس سال جو احمدی اصحاب حج پر جانے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ بہت جلد اپنے نام اور پتہ سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ ایک دوسرے کے ساتھ ان کا تعارف کرا دیا جائے۔ اور اگر ممکن ہو تو ان کے اکٹھے روانہ ہونے کا انتظام کیا جائے۔ جناب خان بہادر شیخ محمد حسین صاحب نسیم منزل علیگڑھ کو ایسے احباب کے پتوں کی خاص طور پر ضرورت ہے

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— دھلی میں ۱۸ر فروری کو وائسرائے ہند اور گاندھی جی کی ملاقات اڑھائی بجے شروع ہو کر پانچ بجکر دس منٹ تک جاری رہی اسکے بعد گاندھی جی نے کانگریسی رہنماؤں سے مشورہ کیا۔ اور رات کو دیر تک وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا اجلاس بھی ہوتا رہا۔ ۱۹ر فروری کو ڈیڑھ بجے دن کے وائسرائے کا ٹیلیفون کے ذریعہ پیغام موصول ہوا۔ کہ وہ گاندھی جی سے پھر ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر وہ دو بجے وائسرائے کے پاس گئے۔ ملاقات صرف آدھ گھنٹہ رہی۔ مگر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ بہت اہم تھی ؎

—— امرتسر میں ۱۹ر فروری کو پولیس نے مولوی اسمٰعیل صاحب غزنوی کے مکان کی تلاشی لی۔ اور آپ کو خلاف قانون مجلس کا کارکن اور بانی ہونے کے جرم میں گرفتار کر لیا۔ اس سے قبل بھی آپ اسی جرم میں گرفتار ہو کر رہا کئے جا چکے ہیں۔

—— حاجی سیٹھ عبد اللہ ہارون صاحب نے سیکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ کو ایک مکتوب ارسال کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ چونکہ گول میز کانفرنس ہندو مسلم قضیہ کے تصفیہ میں ناکام رہی ہے۔ اور حکومت ہند کے پیش نظر بھی کانگریس کی رضا جوئی ہی معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے میری رائے ہے۔ کہ مسلمانوں کو اس برطانی وفد کے ساتھ اشتراک نہیں کرنا چاہئے۔ جو عنقریب گول میز کانفرنس کا بقیہ کام سرانجام دینے کے لئے ہندوستان آرہا ہے۔ مسلمان بار ہا تجربہ کر چکے ہیں۔ کہ عدم تعاون موجب نقصان ہے۔ اس لئے اپنے مطالبات کو پورے زور کے ساتھ پیش کرنے کا یہ موقع ضایع کرنا خلاف دانشمندی ہے۔ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہئے ؎

—— پشاور سے ۱۹ر فروری کی ایک خبر ہے۔ کہ محمد نادر شاہ والئے افغانستان نے پانچ کروڑ کی وہ رقم معاف کر دی ہے۔ جو سابقہ فرمانروایان کی طرف سے مختلف کاروبار چلانے کے لئے بعض لوگوں کو بطور قرض دیگئی تھی۔

—— بمبئی میں عید کے روز ایک مسلمان لڑکا ٹریم گاڑی کے نیچے آکر کچلا گیا۔ مسلمانوں نے ڈرائیور کو بُری طرح زد و کوب کیا۔ گاڑی کو بھی نقصان پہونچایا۔ پولیس نے آکر اُسے بچایا۔ وگرنہ ہندو مسلم فساد ہو جاتا ؎

—— ۲۰ر فروری کو بنگال کے سرکردہ اور مقتدر مسلمانوں کی طرف سے ایک اعلان شایع کیا گیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ اگر جداگانہ انتخاب اور تناسب آبادی کے لحاظ سے نشستیں نیز سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کے واجبی حصہ اور مرکزی مجلس قانون ساز میں بنگالی مسلمانوں کی کافی نیابت کا موثر انتظام نہ کیا گیا۔ تو مسلمان مجوزہ دستور العمل کی مخالفت میں اپنا سارا زور صرف کر دینگے۔ مطالبات نہایت معقول ہیں۔ اور انہیں نظر انداز کرنا یقیناً حکومت کے لئے مشکلات کا موجب ہوگا ؎

—— الٰہ آباد سے پچاس میل کے فاصلہ پر کانگریسیوں نے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی میں جلسہ کیا۔ اور جب پولیس نے ایک مقرر کو گرفتار کیا۔ تو ہجوم نے پولیس پر لاٹھیوں سے حملہ کر دیا۔ پولیس نے فائر کئے۔ جس سے ایک ہلاک اور ۲۴ مجروح ہوئے۔ پولیس کے بعض آدمی بھی زخمی ہوئے۔ خدا کانگریسیوں کی شر انگیزیوں سے ملک کو نجات دے ؎

—— ۱۸ر فروری کو بنارس میں امن و امان قائم ہو گیا۔ اور زخمیوں سے ہمدردی اور مصیبت زدگان کی امداد کے لئے سرمایہ فراہم کرنے کی غرض سے کمشنر صاحب کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا۔ فسادات میں ۲۶ ہلاک اور ۲۳۶ آدمی زخمی ہوئے ہیں۔ ہلاک شدگان میں بیس مسلمان اور چھ ہندو ہیں۔ اور شدید مجروحین میں سترہ مسلمان اور بیس ہندو۔ اس قدر جانی نقصان برداشت کرنے کے بعد اب غریب مسلمانوں کو عدالتوں میں گھسیٹ کر پریشان کیا جائیگا۔ اور ہندوؤں کی سرمایہ داری مسلمانوں کی تباہی کی رہی سہی کسر نکال دیگی ؎

—— ۱۸ر فروری کو پارلیمنٹ میں وزیر اعظم نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ جس برطانی وفد کے ہندوستان آنے کی افواہیں اُڑ رہی ہیں۔ اس کے متعلق ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ وائسرائے ہند سے مشورہ کیا جا رہا ہے۔ کہ گول میز کانفرنس کی کارروائی کو کس طرح بہترین طریقہ پر جاری رکھا جا سکتا ہے ؎

—— ڈاکٹر مونجے نے ایک تار کے ذریعہ کانگریسیوں کو وزیر اعظم کی پیشکش منظور کر لینے کا مشورہ دیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ گاندھی جی کی پیش کردہ شرائط کا تصفیہ دستور اساسی کی تدوین کے بعد مجالس مقننہ میں ہونا چاہئے۔ مشورہ نہایت معقول ہے ؎

—— تھوڑا عرصہ ہوا۔ حکومت امریکہ نے اپنے ملک میں روسی مال کی درآمد کی ممانعت کر دی تھی۔ اب کینیڈا نے بھی اس کی تقلید میں روسی کوئلہ درآمد کرنے کی ممانعت کر دی ہے ؎

—— ۱۸ر فروری کو سری نگر سے آتے ہوئے ایک لاری سڑک پر بڑی بھاری چٹان گرنے کی وجہ سے دریائے جہلم میں گر گئی۔ اور تمام مسافر غرقاب ہو گئے ؎

—— بنگال کونسل میں ایک تحریک پیش ہوئی۔ کہ تمام سی کلاس سیاسی قیدیوں کو بی کلاس میں رکھا جائے۔ تحریک منظور ہو گئی۔ اور حکومت کو شکست ہوئی ؎

—— اسمبلی میں اس سوال کے جواب میں کہ کیا حکومت بھگت سنگھ وغیرہ کی سزائے پھانسی تبدیل کر سکتی ہے۔ سرکاری ممبر نے کہا۔ کہ اگر ان کی طرف سے رحم کی درخواست کی گئی۔ تو اس پر غور کیا جائیگا۔ حکام جیل نے انہیں مطلع کیا ہے۔ کہ وہ اگر چاہیں۔ تو پچیس ۲۵ فروری تک ایسی درخواستیں بھیج سکتے ہیں ؎

—— گاندھی ارون ملاقات کے متعلق وائسریگل ہاؤس سے ایک اعلان شایع کیا گیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ بحث و تمحیص سے پیدا شدہ معاملات پر مزید غور کیا جا رہا ہے۔ اور ممکن ہے۔ تصفیہ کی اگلی منزل پر پہونچنے میں چند دن اور صرف ہو جائیں۔ گاندھی جی کے مطالبات اور وائسرائے کے جوابات کے متعلق نہایت راز داری سے کام لیا جا رہا ہے ؎

—— ۱۸ر فروری کو دھلی میں سر ابراہیم رحمت اللہ صدر اسمبلی نے گاندھی جی سے ملاقات کی ؎

—— ۲۰ر فروری کو لاہور میں پولیس نے کئی سیاسی کارکنوں کے مکانات پر چھاپے مارے۔ اس کی کوئی صحیح وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی ؎

—— دھلی کے سیاسی حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ دیگر شرائط کے علاوہ گاندھی جی نے ایک یہ شرط وائسرائے کے پیش کی ہے کہ اگر یہ اعلان کر دیا جائے۔ کہ کانگریس کو آئندہ گول میز کانفرنس میں ہر قسم کا ریزولیوشن پیش کرنے کی اجازت ہوگی۔ تو وہ اس میں شامل ہونے کو تیار ہے۔ وائسرائے نے تسلی بخش جواب دیا ہے۔ کانگریس کو ایک آزاد کانفرنس پر اس طرح مسلط کر دینا تدبر کے سراسر منافی اور مسلمانوں کے لئے سخت مضر ہے۔ حکومت کو اس پر غور کرنا چاہئے ؎

—— لاہور سے ۲۰ر فروری کی خبر ہے۔ کہ بھگت سنگھ وغیرہ کی سزا میں تبدیلی کے متعلق جو درخواستیں پبلک کی طرف سے دی گئی ہیں۔ ان کے متعلق حکومت نے ان کی اپنی رائے دریافت کی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ مشورہ کے بعد سوچ سمجھکر جواب دینگے۔ گورنمنٹ بہت زیادہ جھک رہی ہے ؎

—— لندن کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ مسٹر چرچل ہندوستان کے خلاف جو تقریریں کرتے ہیں۔ انہیں دُنیا میں براڈکاسٹ نہیں کیا جائیگا۔ مسٹر موصوف نے اس کے خلاف عدالت میں جانے کی دھمکی دی ہے۔ فیصلہ بہت دانشمندانہ ہے۔

—— کراچی میں ایک ہندو پر یہ مقدمہ چل رہا ہے۔ کہ وہ اپنی بیوی کو ایک بوری میں بند کر کے کوئیں میں پھینکنے جا رہا تھا۔ کہ ایک شخص کو شبہ ہوا۔ اور اس نے بوری کو اس کے سر سے گرا دیا۔ اور پولیس کو اطلاع کر دی۔ اسی قسم کے مظالم کی وجہ سے ہندو عورتیں طلاق کے حق کا مطالبہ کر رہی ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ چند دن ہوئے۔ جالندھر جیل کے ایک قیدی کی کوٹھڑی سے دو بم برآمد ہوئے ؎

—— ۲۰ر فروری کی صبح کو لاہور میں سُرخ رنگ کے باقاعدہ پریس میں چھپے ہوئے اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ جن کا عنوان تھا۔ "خون کا بدلہ خون" اور لکھا تھا۔ کہ اگر بھگت سنگھ وغیرہ کو پھانسی دی گئی۔ تو سخت تشدد ہوگا۔ کیوں نہ ہو۔ کانگریس کا اصول عدم تشدد جو ہوا ؎

—— معلوم ہوا ہے۔ منگل کے روز وائسریگل لاج میں ایک کانفرنس ہوگی۔ جس میں سر سپرو۔ مسٹر جیکر۔ سر شفیع۔ مہاراجہ بیکانیر نواب بھوپال۔ اور ایگزیکٹو کونسل کے ممبروں کے علاوہ گاندھی جی۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ سردار پٹیل۔ ڈاکٹر انصاری۔ اور مولوی ابو الکلام آزاد شریک ہونگے۔ گاندھی جی نے شرائط صلح میں قیدیوں کی رہائی اور پرامن پکٹنگ کی اجازت کا مطالبہ کیا ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ وائسرائے کو ان دو نو امور کے ماننے میں تامل نہیں ہوگا ؎

(عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شایع کیا)